# سبحان اللّٰہ مااجملک

## مجموعۂ حمد و نعت

☆

کلام

## پیر سیّد غلام معین الحق گیلانی

گولڑہ شریف

☆

باہتمام

مکتبہ مہر منیر گولڑہ شریف

(جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ)

# اسم ورسم

مجموعۂ کلام :۔ حمد ونعت

مصنف :۔ پیر سیّد غلام معین الحق گیلانی

ترتیب وانتخاب :۔ میجر (ر) غضنفر عباس قیصرؔ فاروقی

کمپیوٹر گرافکس :۔ محمد نعیم

اشاعت :۔ چہارم ۱۴۳۴ھ 2012ء

تعداد :۔ ۱۱۰۰

مطبع :۔ غوثیہ پرنٹرز اسلام آباد

ناشر :۔ مکتبہ مہر منیر گولڑہ شریف

ہدیہ :۔ ۱۰۰ روپے

بسم الله الرحمن الرحيم

## عنوان ہو کیا؟

احسان ترا ہے ربِّ عُلا سبحان اللہ ما اجملک
سرچشمۂ رحمت صلِّ علیٰ سبحان اللہ ما اجملک
حمد اور ثنائے خواجہؐ سے مہکے ہوئے اِس گُلدستے کا
عنوان ہو کیا؟ ہاتف نے کہا، سبحان اللہ ما اجملک

# تعارف

شعر گوئی کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنا انسان۔ پہلا شعر کس نے؟ کب؟ اور کس زبان میں کہا؟ اس کے متعلق محققین کوئی حتمی رائے قائم نہیں کر سکے تاہم یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ یہ عطیۂ قدرت لاکھوں بلکہ کروڑوں سال پرانا ہے۔شعر جذبوں کی لفظی تصویر ہے اور جذبے انسان کی فطرت اور فکر وفہم کے عکاس ہوتے ہیں۔ یوں تو انسانی جذبوں اور روحانی کیفیتوں کے اظہار کے بیشمار ذرائع ہیں۔کوئی پتھر کی مورتی بنا کر اپنے احساسات کو منعکس کرتا ہے اور کوئی رنگوں کی آمیزش سے اپنے جذبات کے بیل بوٹے منقش کرتا ہے۔اظہار کے مختلف اور متعدد طریقوں کی دلکشی اور دلفریبی سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔لیکن شعر کے تاثّر سے جو روحانی اور وجدانی کیفیت پیدا ہوتی ہے وہ کسی اور ذریعہ اظہار سے رُونما نہیں ہوتی۔

اچھے شعر کی فسوں کاری روح کو جذب و مستی سے سرشار کرتی ہے۔افکار کو جِلا اور تازگی بخشتی ہے اور خوابیدہ احساسات وجذبات کو بیدار کرتی ہے۔مختلف مفکرین نے اپنے اپنے انداز میں شعر کی تعریف کی ہے۔کوئی کہتا ہے یہ انسانی فکر وتخیل کی پرورش کرتا ہے۔کسی کی رائے ہے کہ مناظرِ قدرت اور فطرت کے مقاصد کا عکّاس ہوتا ہے اور کسی کے خیال

میں شعر انسانی ضمیر کی آواز ہے۔ غرضیکہ ہر مفکر نے اپنے باطنی اور روحانی تجربوں اور ردِّ عمل کی روشنی میں شعر کے حسن، اس کی خوبی اور افادیت کو دیکھنے کی کوشش کی ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ شعر روحانی مدّو جزر کا حسین اور لطیف مظہر ہے جو ہمیشہ سچے جذبات، پاکیزہ تخیّلات اور دلفریب اندازِ بیاں سے ترتیب پاتا ہے۔ غالبؔ اسے الہامی عمل قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں۔

آتے ہیں غیب سے یہ مضامین خیال میں
غالبؔ صریرِ خامہ ، نوائے سروش ہے

جب کہ اقبالؒ کی نظر میں شاعری قدرت کی عطا اور وجدان سے جنم لیتی ہے۔

مجھے خبر نہیں یہ شاعری ہے یا کچھ اور
عطا ہوا ہے مجھے فکر و سوز و جذب و سرور

بلا شبہ جذب و سرور عطیۂ خداوندی ہے جو ہر کسی کو عطا نہیں ہوتا۔ دستِ قدرت ہر نقش میں منفرد رنگ آمیزی کرتا ہے، کہیں تیز اور کہیں مدھم، کہیں نہایت دلکش اور دلفریب۔ گویا "دیتے ہیں بادہ ظرفِ قدح خوار دیکھ کر"۔ ہر شاعر اپنے ماحول کی پیداوار ہوتا ہے۔ اس کی سوچ، روحانی کیفیات اور قلبی واردات پر گرد و پیش کے گہرے نقوش کبھی واضح اور کبھی دھندلے دکھائی دیتے ہیں۔ قدرتاً پھول کے پودے سے پھول ہی پیدا

ہوتا ہے اور شمع سے ہمیشہ نور ہی پھوٹتا اور پھیلتا ہے۔

پیر سیّد غلام معین الحق گیلانی ایک ایسے برگزیدہ خاندان کے چشم و چراغ ہیں جن کا سلسلہ نسب ۳۸ واسطوں سے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے۔ اس نسبت سے انہیں جو فضیلت حاصل ہے اور وہ جس روحانی عظمت کے وارث ہیں وہ ایک ابدی اور بے مثال و لازوال حقیقت ہے۔ آپ نے شرافت و نجابت، حلم و محبت، عجز و اِنکساری، خلوص و مروت، دینی علوم سے شغف اور علم و ادب سے لگاؤ ورثہ میں پایا ہے۔

کون نہیں جانتا کہ گولڑہ شریف کی سرزمین سے پھوٹنے والی شریعت و طریقت اور حکمت و معرفت کی شعاعوں نے گزشتہ ڈیڑھ صدی میں برصغیر اور ماورائے برصغیر کی فضاؤں کو منور کیا۔ کفر و الحاد کی تاریکیوں کو مٹایا۔ لادینیّت اور گمراہی کو نابود کرنے کے لئے بصیرت افروز رہنمائی فراہم کی۔ تعلیماتِ قرآنی اور ارشاداتِ نبویؐ کی ترویج و تبلیغ کا اہتمام کیا۔ روحانی پاکیزگی اور باطنی تطہیر کے اسباب بہم پہنچائے اور یہ فیض ہر کس و ناکس کو بلاتخصیصِ مقام و مرتبہ، رنگ و نسل اور مذہب و ملت پہنچا۔ اس سرچشمۂ رحمت سے کروڑوں انسانوں نے حسبِ استطاعت فیوض و برکات سمیٹے۔ قلب و نظر کی تشنگی بجھائی۔ شعائرِ اسلامی کی پیروی کا عملی درس حاصل کیا اور دین و دنیا کی فلاح پائی۔

اس گھرانے کے جلیل القدر اسلاف نے اپنے اعجازِ زبان و بیان اور تالیف و تصنیف سے نہ صرف اسلام اور فرزندانِ اسلام کی گرانقدر خدمت اور راہنمائی کی' بلکہ غیر مسلموں کو بھی حق پرستی کی راہ دکھانے کی جو مساعی جمیلہ کیں ان کی قدر و منزلت کا ہر دور میں ہر حقیقت پسند طبقہ نے اعتراف کیا۔ اپنے عظیم اور واجب الاحترام خاندان کی دیگر خوبیوں کے ساتھ ساتھ جناب پیر غلام معین الحق گیلانی مدظلہ العالی نے فنِ شعر گوئی کا کمال بھی ورثہ میں پایا ہے۔ ان کے جدِّ امجد قطبِ زماں قبلۂ عالم سیّدنا پیر مہر علی شاہ گیلانیؒ ایک بلند پایہ عالمِ دین' صوفیٔ باصفا' مردِ کامل اور خوش بیان شاعر تھے۔ ان کے اشعار عشقِ الٰہی اور حُبِّ نبیؐ کی چاشنی' معرفت کی روشنی' مہر و محبت کی وارفتگی اور فقر و درویشی کی مہک سے لبریز ہیں۔

''کتھے مہرِ علیؒ کتھے تیری ثنا گستاخ اَکھیں کتھے جا اڑیاں'' کی والہانہ صدا ایک عرصے سے دنیا کے گوشے گوشے کی فضاؤں کو معرفتِ الٰہی اور عشقِ محمدیؐ سے معمور کر رہی ہے۔ ان کے دادا جان حضرت پیر سیّد غلام محی الدین گیلانیؒ کو علمِ دین کے ساتھ ساتھ شعر و ادب سے بھی گہرا لگاؤ تھا۔ وہ عربی' فارسی اور پنجابی کے صوفی شعراء کا کلام بڑی عقیدت سے مطالعہ کرتے اور سماعت فرماتے تھے۔

اِن کے عمِّ محترم پیر سیّد غلام معین الدّین گیلانی قدس سِرّہٗ نے جو

مشتاقؔ تخلص فرماتے تھے‘ نہایت بلند پایہ عارفانہ اشعار کہے ہیں۔ اِن کے والدِ گرامی جناب پیر سیّد شاہ عبدالحق گیلانی مدظلہ العالی سجادہ نشین درگاہِ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف ایک مردِ کامل اور صاحبِ علم وعرفاں ہونے کے علاوہ سخن فہمی اور ذوقِ شعری میں درجہء کمال رکھتے ہیں۔ چنانچہ دیے سے دیا جلتا ہے اور گردو پیش کو منور کرتا ہے۔ چراغ سے چراغ روشن ہوتا ہے اور ماحول کو تابندہ بناتا ہے۔ اِسی طرح پیر سیّد غلام معین الحق بھی اپنے عظیم اجداد بالخصوص حضرت سیّدنا پیر مہر علی شاہؒ کی ذاتِ بابرکات کا عارفانہ اور شاعرانہ پرتَو لئے ہوئے ہیں۔

آپ کی شعر گوئی کا مقصودِ نظر نام ونمود نہیں‘ نہ آپ مشقِ سخن کی وساطت سے شہرت کے متمنی ہیں۔ نہ ہی اس بہانے کوئی عوامی کردار ادا کرنے یا محافلِ شعروسخن میں مقبولیت حاصل کرنے کے خواہاں ہیں۔ بلکہ آپ نے اپنے اجداد کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے‘ اپنی وارداتِ قلبی کے اظہار‘ حمد وثنائے ربِّ کریم اور سرورِ دو جہاں تاجدارِ مدینہ ﷺ کی تعریف و توصیف‘ بزرگانِ دین کے مناقب اور احوال ومقامات کے بیان کو اشعار کے پیرائے میں ڈھال کر پیش کرنے کی خاطر اس فنِ لطیف کو اپنایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے کبھی اپنے نام کے ساتھ تخلص معین لکھنا پسند ہی نہیں کیا‘ کیونکہ وہ نام کی بجائے نسبت کو فوقیت دیتے ہیں۔ پیر معین الحق

گیلانی جس طرزِ فکر کے شاعر ہیں، اور شعر و سخن کی جس روایت کے امین ہیں اُس میں شاعر کی ذات کے اظہار سے زیادہ اُس کے سرمایۂ فکر اور مرکزِ تخیل کو اہمیت دی جاتی ہے۔ اسی لئے وہ اپنے بزرگوں کے مشرب نفیٔ ذات کی پیروی کرتے نظر آتے ہیں۔

حمدِ پروردگارِ عالم، خالق و مالکِ ارض و سما کی ثنا گوئی، ایک ایسی صنفِ سخن ہے جس میں طبع آزمائی کے لئے دل عشقِ الٰہی سے منور ہو تو اشعار کے لب و لہجہ اور زیر و بم کا تاثر وجدانی کیفیت کا حامل بن جاتا ہے۔ الفاظ اپنے ممدوح اور موصوف کی ثنا میں تسبیح کے دانوں کی طرح پروئے ہوتے ہیں اور پڑھنے اور سننے والے کی روح میں اترتے چلے جاتے ہیں۔ حمد لکھنے کی روایت ازلی ہے لیکن پیر صاحب کی حمدیہ شاعری میں للّٰہیّت اور محویت کا جو رنگ نمایاں ہے اُس کا سرچشمہ اُن کی خاندانی نجابت اور شرافت کی روایات اور محبتِ ایزدی کی وہ تڑپ ہے جو انہیں اپنے اجداد سے ورثے میں ملی ہے۔ قرآنِ حکیم میں پروردگارِ عالم سورۃ الرحمن میں اپنی گوناگوں نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے ''**کل یوم ھو فی شان**'' یعنی وہ (ذاتِ خداوندی) ہر آن نئی شان میں (جلوہ گر) ہے۔ اس صداقت و حقانیت کو صرف چشمِ بینا ہی دیکھ سکتی ہے اور ایک قلبِ باصفا ہی محسوس کر سکتا ہے جو اہلِ تصوّف کو ''ہمہ اوست'' کے مقام پر فائز ہو کر

حاصل ہوتا ہے۔ پیر صاحب اس اہم نکتہ کو کتنے سادہ اور دلنشیں انداز میں بیان کرتے ہیں۔

ہر سُو تری زیبائی ' ہر سُو تری رعنائی
مظہر ترے جلوے کی ہر چیز نظر آئی

اور اسی حمد کے ایک اور شعر میں ان کی موجِ خیال جن بلندیوں کو چھوتی ہے وہ اسلوبِ بیاں صرف اُن کے حصے میں آتا ہے جو فنافی الذات کے مدارج طے کر رہے ہوں اور بادۂ عرفان کی سرمستیوں میں ڈوب کر یہ نعرۂ مستانہ بلند کریں۔

میخانۂ عرفاں کے ساقی میں ترے قرباں
خود مستی و میکش ہے ' خود بادۂ مینائی

وہ عارفانِ حق جو زندگی کی کسی نعمت اور کسی چیز کے تمنائی نہیں ہوتے' جن کا مقصدِ حیات صرف اور صرف قُربِ الٰہی ہوتا ہے' وہ اپنے ربّ سے اگر کچھ طلب کرتے ہیں تو فقط ذاتِ پاک کی حضوری ۔ ملاحظہ ہو پیر صاحب خدائے بزرگ و برتر سے کیا مانگتے ہیں۔

میں بحرِ ذات میں ڈوبا رہوں سدا ' یا ربّ!
تری ہی یاد میں ہو زندگی فنا ' یا ربّ!

اور یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس کے قُرب کا سوال کیا جائے لیکن اس کے محبوب حضرت محمد ﷺ کے حضور حاضری کی سعادت حاصل کرنے

کے لئے استدعانہ کی جائے۔کہ بقول اقبالؒ:

بہ مصطفیٰؐ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ اُو نرسیدی تمام بولہبی ست

اورخانوادۂ ساداتِ گولڑہ شریف کا چشم و چراغ اس بولہبی کا مرتکب کیونکر ہو سکتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ سے التجا ہوتی ہے۔

رسولِ پاکؐ کی مجھ کو عطا حضوری ہو
یہی ہے میرے دلِ زار کی نوا ' یا ربّ!

پیر صاحب کا دل اللہ کی محبت سے لبریز ہونے کے باوجود اس بے مثل دولت کو مزید حاصل کرنے کے لئے بیتاب ہے۔جس طرح ساحلِ سمندر ہر لحظہ پانی سے سیراب ہوتے ہوئے بھی تشنہ رہتا ہے' اسی طرح دلِ عاشق بھی محبوب کے جلوؤں میں کھوئے رہنے کے باوصف پیہم دیدار کا طلبگار رہتا ہے۔کچھ ایسی ہی صورت پیر سیّد غلام معین الحق گیلانی کے دلِ مشتاق کی بھی ہے۔وہ اللہ تعالیٰ سے یوں ملتجی ہوتے ہیں۔

اپنی چاہت سے مرے دامنِ دل کو بھر دے
آرزو دل میں مرے اور نہ ارماں ' یا رب!

اس شعر میں پیر صاحب نے جس نعمت کے لئے اللہ کے حضور دستِ سوال پھیلایا ہے' مولانا رومؒ نے اس دولت کا ذکر مثنوی میں یوں کیا ہے:

یادِ اُو سرمایۂ ایماں بود
ہر گدا از یادِ اُو سلطاں بود
یادِ اُو گر مُونسِ جانت بود
ہر دو عالم زیرِ فرمانت بود

پیر صاحب کے دادا جان پیر سیّد غلام محی الدین بابو جیؒ نے اپنے فرزندانِ ارجمند حضرات لالہ جی صاحبان کے نام اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرمایا تھا۔ ''خدا اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی کو مقدّم سمجھو۔ چونکہ دل اُس کا مقام ہے اس لئے اُس کے بغیر اِس میں کسی اور کو جگہ نہ دو۔ اُسے اپنا حقیقی مالک اور کارساز ہر حال میں سمجھو۔ اصلی تعلق اپنے اُسی مالک سے پیدا کرو اور عارضی تعلق اُس کی مخلوق سے۔ مگر یہ بھی اس حیثیت سے کہ یہ مخلوق اُسی کی مخلوق ہے''۔ (فرموداتِ مسافرِ چندروزہ صفحہ ۱۱۰)

قبلہ بابو جیؒ کے انہی ارشادات و تعلیمات کا اثر ہمیں پیر صاحب کے حمدیہ اور نعتیہ اشعار میں نمایاں طور پر رچا بسا محسوس ہوتا ہے۔ ذاتِ پروردگار پر پختہ یقین اور اُسی کو اپنا ملجا و ماویٰ اور حامی و ناصر سمجھنا ان کا جزوِ ایمان ہے۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں:

اس کو کچھ خوفِ حوادث، نہ مصائب کا خطر
تیری رحمت سے ملا جس کو سہارا تیرا

حمد باری تعالیٰ کی طرح مدحِ رسولِ مقبول ﷺ کے لئے قلبِ سلیم، فکرِ رسا، دیدۂ بینا، جذبہ صادق اور خلوص و نیاز بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔نعت اس ذاتِ والا صفات اور عظیم المرتبت ہستی سے اظہارِ عقیدت کا وسیلہ ہے جس کی عظمت ورفعت کا یہ عالم ہے کہ ذاتِ ربّ العزت نے انہیں سراجِ منیرؐ کے نام سے یاد فرمایا ہے۔اور قرآنِ حکیم میں تاکید فرمائی ہے۔

"ان اللّٰہ و ملٰئکتہ یصلون علی النبی"

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے پیغمبر ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔

"یا ایھا الذین امنو اصلو اعلیہ و سلمو اتسلیما"

ترجمہ: اے ایمان والو تم بھی اُنؐ پر درود اور سلام بھیجا کرو۔

(سورۃ الاحزاب ۵۶)

ایسی شان والے نبیِ آخرالزماںؐ کی ذاتِ اقدس کے لیے ہر مسلمان کے دل میں عقیدت و محبت کا جو بحرِ بیکراں موجزن رہتا ہے وہ الفاظ میں سما نہیں سکتا۔نور کی تجلی کو محسوس تو کیا جا سکتا ہے لیکن اُس کا مکمل اظہار ممکن نہیں۔اسی طرح حضور پرنور ﷺ کی توصیف و ثنا مختلف انداز سے بیان کی گئی ہے اور کی جاتی رہے گی۔لیکن پھر بھی وہ نہ تو حلقہء اظہار میں سمٹ پاتی ہے اور نہ اُنؐ سے عقیدت و محبت کا کلیتہً زبان و بیان میں احاطہ کیا جا سکتا ہے۔غالبؔ نے کیا خوب کہا ہے۔

غالبؔ ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتیم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است

جب کہ محسنؔ کاکوروی اپنے گنجینۂ نعت کو عطائے ربّی سمجھتے ہوئے کہتے ہیں۔

ازل میں نعمتیں تقسیم جب ہوئیں محسنؔ
کلامِ نعتیہ رکھا مری زباں کے لئے

گزشتہ چودہ سو سال سے دنیا کے مختلف حصوں میں متعدد زبانوں کے شعراء نے محسنِ انسانیت، محبوبِ خدا حضرت محمد مصطفی ﷺ کے حضور نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ تاہم جتنا بھی لکھا گیا اس میں تشنگی سی محسوس ہوتی رہی ہے۔ اہلِ ہنر اور اہلِ قلم نے حضور ﷺ کی ذاتِ بابرکات کے اوصاف و کمالات، لطف و عنایات اور حیاتِ طیبہ کے گونا گوں، پُرانوار گوشوں کو نت نئے انداز اور الفاظ میں بیان کرنے کی لائقِ تحسین کوششیں کی ہیں۔ اہل دل اور اہلِ نظر نے بھی ہمیشہ نہایت عاجزی اور انکسار، عقیدت اور احترام کے ساتھ دربارِ رسالتؐ میں ہدیۂ نیاز پیش کیا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ سیرتِ پاک کے بحرِ بیکراں کا ایک قطرہ بھی نہیں۔ اس لئے کہ وہ سرکارِ دو عالم سرورِ کائنات رحمۃ للّعالمین ﷺ کی مقدس زندگی کے صرف آشکار پہلوؤں کی طرف بقدرِ توفیق اشارہ کر سکتے ہیں ان کا بطورِ کلّی احاطہ کرنے کی قدرت نہیں رکھتے۔ کیونکہ۔

حُسنِ یوسفؑ ، دمِ عیسیٰؑ ، یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تُو تنہا داری

نعت گوئی کا ظاہری آغاز حضور نبی کریم ﷺ کے دور سے ہی ہوا۔ اور کیوں نہ ہوتا جب خود ربِ ذوالجلال اپنے محبوبؐ کی شان میں فرماتا ہے ''ورفعنالک ذکرک'' یعنی ہم نے آپؐ کے ذکر کو رفعت بخشی ہے۔ حسّان بن ثابتؓ اور دوسرے کئی شعراء نے حضورؐ کی توصیف وثنا میں بے شمار نعتیں لکھیں جو علمی وادبی لحاظ سے بے مثال اور عشقِ رسولؐ کے اعتبار سے لازوال ہیں۔ عشقِ نبیؐ کے بارانِ عقیدت کا یہ سلسلہ جو رحمتِ دو عالمؐ کے زمانہ سے شروع ہوا آج تک عالمِ انسانیت کو سیراب وفیضیاب کر رہا ہے۔ اس دوران عاشقان ومحبانِ رسالتؐ نے انتہائی عاجزانہ اور والہانہ انداز سے عشق وعقیدت میں ڈوب کر اپنے احساسات وجذبات کو رقم کیا ہے ہر کسی کا طرزِ اظہار جُداگانہ ہے لیکن مرکزِ عقیدت، محورِ محبت اور موجبِ حُرمت صرف ایک ہی ذاتِ پاک ہے۔ مولانا الطاف حسین حالؔی کہتے ہیں:

وہؐ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
اُتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

ایسے سراپا رحمت اور محسنِ اعظم کی مدحت سرائی و ثنا خوانی باعثِ سعادت بھی ہے اور وسیلہء مغفرت بھی۔ صدیوں سے رواں دواں محبت گزاروں کے اس کاروانِ عشق و مستی کے حُدی خواں فضائے عالم کو اپنے سرمدی نغموں سے معمور و مسحور کرتے رہے ہیں اور آج بھی کر رہے ہیں۔ جادۂ کیف و سرور کے ان مست و بیخود مسافروں میں ایک راہ نوردِ عشق پیر سیّد غلام معین الحق گیلانی بھی ہیں۔ اُن کے کلام کی پختگی، لہجہ کی شگفتگی، اندازِ بیاں کی سلاست، جذبات کی سرمستی و سرشاری اور عقیدت و محبت کی بے پناہ گہرائی و گیرائی انہیں اپنے ہمعصروں میں منفرد مقام کا مستحق ٹھہراتی ہے۔ ان کا ایمان ہے کہ یادِ نبیؐ ہی اصلِ حیات ہے اور ذکرِ نبیؐ ہی وسیلہ نجات۔ وہ کس ایقان کے ساتھ کہتے ہیں۔

مجھے بخشا گیا صلِّ علیٰ کا وِردِ نورانی
ذرا بھی مجھ کو اندیشہ نہیں نارِ جہنم کا

ان کی نعتوں میں الفاظ کی شان و شوکت سے زیادہ عشقِ محمدؐ کی کیف آفریں مہک اور حضورؐ پرنور کی ذاتِ گُہر بار سے گہری عقیدت کی خوشبو، پڑھنے والے کی مشامِ جاں کو ایک ابدی سرور سے مالا مال کرتی ہے۔ ان کے اشعار میں عشق و محبت کی فراوانی کے باوجود، اظہارِ جذبات میں ادب و احترام کا قرینہ ہے اور الفاظ کے انتخاب میں ممدوح کی عظمتوں کا ہر

اعتبار سے خیال رکھا گیا ہے۔ پیر صاحب کو کئی بار سفرِ طیبہ کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ شہرِ مدینہ کی ایماں بدوش ہوائیں، نور افشاں فضائیں، مسجدِ نبویؐ کا خُلد ساماں ماحول، گنبدِ خضریٰ کا نظر افروز نظارہ اور اس کے راحت بخش سائے میں گزرے ہوئے فرحت آگیں لمحات کی یادیں ان کے ہر نفس اور دل کی ہر دھڑکن میں رچی بسی ہیں۔ انہی ایام کو یاد کرتے ہوئے وہ فرماتے ہیں:

جان افروز تھا کس درجہ مدینہ کا قیام!
وہ ٹھکانہ ' وہ محلہ ' وہ پتا ' یاد رہے

یہ بجا کہ نعت کا مرکزی خیال حضرت محمد ﷺ کی ذاتِ گہر بار کے گرد گھومتا ہے۔ تاہم جب نعت گو کا دل محبت وعقیدت اور خلوص و نیاز کے جذبات سے چھلکنے لگتا ہے تو اس کا طرزِ اظہار نئی راہیں اختیار کرتا ہے۔ نئی تراکیب اور اسلوبِ بیاں سے وہ بارگاہ رسالتؐ میں اپنی تمناؤں اور التجاؤں کو پیش کرتا ہے۔ کچھ ایسی ہی صورت پیر صاحب کی نعتوں میں بھی جا بجا پائی جاتی ہے۔ وہ اپنی وارداتِ قلبی کو نہایت فریفتگی اور کمال ادب و شائستگی سے بیان کرتے ہیں۔ ان کی نعتوں کو پڑھ کر محسوس ہوتا ہے کہ کسی مرحلہ پر بھی اُنہیں الفاظ کی تلاش نہیں ہوتی بلکہ اُن کے جذبوں کی صداقت کے باعث خود الفاظ ان کے اظہار کا جامہ اوڑھنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے

سرکارِ دو عالم ﷺ کی بندہ نوازی کو جس خوبصورتی اور سلاست سے بیان کیا ہے یہ انہی کا حصہ ہے۔

اُن کے متوالوں پہ ہر لمحہ برستا ہے کرم
کیوں رہے زار و پریشاں کوئی اُن کا ہو کر
اِس لُطفِ فراواں کا ہو شُکر ادا کیسے
اَب بہرِ قدم بوسی ناچیز کی باری ہے

اور پھر اظہارِ عقیدت کا یہ انداز بھی اسی کو نصیب ہوتا ہے جس کا دل حضورِ پاکؐ کی محبتوں سے معطر ہو۔ بلاشبہ زبان کی شیرینی، لہجہ کی سپردگی اور بیان میں نیاز آگیں کیفیت پیر صاحب کی سخنورانہ صلاحیتوں کی غمّاز ہے۔

کافی رفو کو ایک نظر ہے رسولؐ کی
گو لاکھ میرا دامنِ دل تار تار ہے
لُطفِ نظر نے کھول دی اُلجھی ہوئی گرہ
مشکل تھا راستہ بہت ' آسان ہو گیا

کہتا ہے معین الحق با عجز و نیاز آقاؐ!
یہ دِل بھی تمہارا ہے ، یہ جاں بھی تمہاری ہے

مجموعۂ کلام ''سبحان اللّٰہ ما اجملک''میں شامل نعتوں کی جتنی بھی خوبیاں گنوائی جائیں، کم ہیں۔ تاہم ایک اور خصوصیت جو ان کے ہر شعر سے جھلکتی ہے وہ ان کا جذبہ اور ان کے تخیّل کی یکسوئی ہے۔ جس سے اشعار میں وہ توازن پیدا ہوا ہے، جو شاعر کی فکر وفہم میں ہم آہنگی کا عکّاس ہے۔ پیر صاحب نے جا بجا بعض تاریخی خصائص کی طرف بھی بڑے ماہرانہ انداز سے اشارے کئے ہیں اور پڑھنے والوں کو اُن نا قابلِ فراموش نعمتوں کی یاد دہانی کرائی ہے جو حضورؐ کی بعثت سے اور اس کے بعد مسلمانوں کو حاصل ہوئیں۔ اس حقیقت سے شاید ہی کوئی نا آشنا ہو کہ حضورؐ کی آمد کے وقت عرب معاشرہ انتہائی پسماندگی کا شکار تھا۔ ناخواندگی، ناانصافی، غلامی، ظلم و جبر اور دوسری بے شمار معاشرتی برائیاں عروج پر تھیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے بعد تعلیماتِ اسلامی کی بدولت یہ خرابیاں تیزی سے دور ہونے لگیں۔ انہی واقعات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قبلہ پیر صاحب فرماتے ہیں۔

آپؐ کی ہے عطا، امن و عدل و جزا
حُسنِ خُلق اور تقویٰ و جود و سخا
رفق و ایثار، عزم اور مہر و وفا
ہوں ہزاروں درود و سلام آپؐ پر

ہر دور میں شعراء نے نعت کو اپنی عقیدت کے اظہار، اپنے احوال و مصائب کے بیان اور پیکرِ الطاف کے حضور اپنے دکھوں کے مداوا کی درخواست کا ذریعہ بنایا ہے۔ ہر شاعر کا التجا و استدعا کرنے کا اپنا اسلوب اور اندازِ نظر ہوتا ہے، جو اس کی شدتِ احساس کا ترجماں ہوتا ہے۔ پیر صاحب نے بھی بارگاہِ رسالت ﷺ میں بڑے عجز و انکسار کے ساتھ فریاد رسی کے لئے احوالِ دل بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن بہ کمالِ ادب و احترام اور بصد خلوص و نیاز۔ ان کے اشعار کے لہجہ میں جو مٹھاس، طرزِ تخاطب میں تعظیم و تکریم اور اسلوب میں جو متانت و لجاجت ہے وہ اس موروثی نسبت کا فیضان ہے جو پیر صاحب کو سرکارِ مدینہؐ سے حاصل ہے۔

وہ سرورِ کائنات کے در سے اپنے رشتہ کو یوں بیان کرتے ہیں:

آپؐ ہوں میرا دل، میری جاں میرا دیں
اس سے آگے طلب اور کوئی نہیں
اِک یہی ہے تمنا، یہی التجا
ہوں ہزاروں درود و سلام آپؐ پر

اور وابستگی کا یہ انداز بھی ملاحظہ ہو۔

اس در کے غلاموں سے یہ نسبت
بہتر ہے مجھے قیصر و کسریٰ کی قبا سے

پیر صاحب کو حضور اکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس سے جو نسبت اور والہانہ محبت ہے وہ اس مجموعۂ نعت کے ہر شعر سے عیاں ہے۔ تاہم یہ اشعار نگینے کی طرح چمکتے ہیں۔

غیر ممکن ہے کہ یہ خستہ و بے حال معین
غیر کے در پہ جھکے ' طالبِ مولیٰ ہو کر

☆☆☆

تذکرہ ہے مصطفیٰ ؐ کا ' غمزدہ جاں کا علاج
ہے درودِ پاک چارہ خاطرِ ناشاد کا

☆☆☆

بے گماں ہر لفظ اُن ؐ کا ہے کلام اللہ کا
اُنؐ کا طرزِ زندگی بھی عکس ہے قرآن کا

☆☆☆

کیا شان ہو بیان رسولِ کریمؐ کی
صورت میں ڈھل کے نورِ خدا مصطفیٰؐ ہوا

ایک اور مقام پر وہ یوں گویا ہوتے ہیں:۔

شفیق اُنؐ سا نہیں عالم میں کوئی
انیسِ جان و دل ایسا نہ پایا

اس ذیل میں یہ اشعار بھی ملاحظہ ہوں:۔

ٹھوکر پہ اپنی مار دے تاجِ سکندری
ادنیٰ مقام ہے یہ ترے خاکسار کا

حبیبِؐ حق کا نامِ پاک ہے جب سے مرے لب پر
لیا احساں نہ میں نے اہلِ دنیا کے سہارے کا

روزِ محشر مجھے بخشش کی نہیں ہے تشویش
رحمتِ ہاشمیؐ و مطلبیؐ ، کافی ہے

مجھے اس بات کا دل کی گہرائیوں سے اعتراف ہے کہ میں پیر صاحب کے نعتیہ مضامین کا پوری طرح سے احاطہ نہیں کر پایا۔ مگر یہ بات میں پورے یقین سے کہتا ہوں کہ یہ کتاب آپ کے ذوقِ نعت گوئی کا نقشِ اوّل ہونے کے باوصف نعت گویانِ پاکستان میں خاص مقام رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس خاندانِ ذیشان کے درجات و مراتب اور زیادہ بلند فرمائے اور طالبانِ حق اُن کے فیوض و برکات سے ہمیشہ اپنے دامانِ دل معمور کرتے رہیں اور ان کلمات کی آواز فضاؤں میں سدا گونجتی رہے۔

سبحان اللہ ما اجملک ما احسنک ما اکملک
کتھے مہرِ علیؒ کتھے تیری ثنا گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں

محمد یونس سیٹھی وفا

مہر منزل۔اسلام آباد

☆☆☆

# مناجات

اے غفور و اے شکور و اے کریم!
اے رؤف و اے سمیع و اے رحیم!

دل فگار و خستہ جانم ' اے خدا!
بے نوا و ناتوانم ' اے خدا!

از عنایاتِ تو اے پروردگار!
شُکر کردن کے بود در اختیار

بارِ عصیاں بر سرَم ' من ناتواں
بر درِ تُو آمدم اے مہرباں!

هر زماں لطف و عطا فرمودہ ای
بی گماں بی انتہا فرمودہ ای

زندگی بی نور ہست و رائگاں
من ندارم تابِ روزِ امتحاں

در گذر فرما کہ من بی چارہ ام
بی حقیقت بی کس و ناکارہ ام

گر زِ لُطفِ تُو شدم محروم من
در دو عالم می شوم معدوم من

من خطاکار و توئی ستّارِ من
من گنہگار و توئی غفّارِ من

از طفیلِ رحمۃً لّلعالمیں ﷺ
از طفیلِ سروَرِ دنیا و دیں

از طفیلِ اہلِ بیتِ مصطفیٰؐ
از طفیلِ اصفیاء و اتقیاء

اے شفیق و اے خلیق و ذوالجلال!
رحم فرما بر معینِ خستہ حال

{☆☆☆}

# دُعا

اے خدائے اِنس و جاں! شانِ عُلا کے واسطے
لطف فرما ہم پہ شاہِ انبیاء ﷺ کے واسطے

شاہِ مرداں، شیرِ یزداں، جانِ جاں، مولا علیؓ
فاطمہؓ بنتِ جنابِ مصطفیٰ ﷺ کے واسطے

سیّد السّادات، محبوبِ نبی ﷺ حضرت حسنؓ
اور حسینؓ ابنِ علی المرتضیٰؓ کے واسطے

حضرتِ صدّیقؓ و فاروقؓ اور عثمانؓ و علیؓ
چاروں اصحابِ رسُولِ ﷺ دوسرا کے واسطے

اِن فقیہانِ مکرّم کے طفیل اے ذی کرم!
رحم فرما! فضل کر، نورِ ہدیٰ کے واسطے

غوثِؓ اعظم، فخرِ عالم، جانِ مردانِ خدا
خواجہء اجمیرؒ پیرِ مقتدیٰ کے واسطے

قطبُ الدیں کاکیؒ، تجلّیِ خدائے ذوالعلا
رہنمائے کاروانِ اولیاء کے واسطے

سیّدِ ہجویر، داتا کے تصدّق، ہو کرم
اور فریدالدّینؒ مردِ باصفا کے واسطے

حضرتِ سلطاں نظام الدّینؒ محبوبِ خدا
شمسِ دیںؒ، پیرِ سیال، اہلِ وفا کے واسطے

سیّدِ مہرِ علیؒ ، فرزندِ غوثِؓ ذوالعلا
پیر بابوجیؒ محبّ مصطفی ﷺ کے واسطے

ہو نبی ﷺ کا اسوۂ کامل ہمارا راہبر
اتقیاء و اولیاء و اصفیاء کے واسطے

اے خدا! دل میں معینِ زار کے اک تُو رہے
تُو ہی تُو، اِک تُو ہی تُو، آلِ عباؓ کے واسطے

{☆☆☆}

## حمد

ہر سُو تری زیبائی' ہر سُو تری رعنائی
مظہر ترے جلوے کی ہر چیز نظر آئی

کعبہ ہو کہ بت خانہ' گلشن ہو کہ ویرانہ
ہے ذات تری ہر جا ' اے دلبرِ ہرجائی!

ہر شے سے عیاں تُو ہے' ہر شے میں نہاں تُو ہے
کثرت ہے ظواہر میں' باطن میں ہے یکتائی

دونوں ہی تری شانیں، مطلق بھی مقیّد بھی
پَر اِن کے سمجھنے کو کچھ چاہیے دانائی

میخانۂ عرفاں کے ساقی! میں ترے قرباں
خود مستی و میکش ہے، خود بادۂ مینائی

اس صنعتِ قدرت پر کیوں عقل نہ حیراں ہو
تُو خود ہی تماشا ہے اور خود ہی تماشائی

بندہ ہے محبت کا ناچیز معین الحق
ہے تیرا تمنائی ، ہے تیرا ہی شیدائی

{☆☆☆}

# مُدّعا

ہے شش جہت میں ترے حُسن کی ضیا یا رب!
عیاں جہاں میں تری شانِ دل کشا یا رب!

میں بحرِ ذات میں ڈوبا رہوں سدا یا رب!
تری ہی یاد میں ہو زندگی سدا یا رب!

ترا ہی ذکر ہو جینے کا مدّعا یا رب!
ہو میرا دل تری اُلفت سے آشنا یا رب!

مجھے بھی دولتِ عرفاں نصیب ہو مولا!
ترے کرم سے ملے عشق میں بقا یا رب!

اگر ہو دیدۂ دل اہلِ شوق کا روشن
جمال تیرا نظر آئے جا بجا      یا رب!

ہر ایک ذرّے پہ رحمت تری برستی ہے
ترے کرم کی نہیں کوئی انتہا      یا رب!

رسول پاک ﷺ کی مجھ کو عطا حضوری ہو
یہی ہے میرے دلِ زار کی نوا      یا رب!

ترے جمال کی ضو سے ہوں جان و دل تاباں
یہی معینِ حزیں کی ہے التجا      یا رب!

{☆☆☆}

## لاریب

سہارا ہے دل و جاں کا ترا لطف و کرم' یا رب!
تری رحمت سے ہے لاریب میرے دم میں دم ' یا
رب!

نوازش سے تری آتا ہے تیرا نام ہونٹوں پر
تری توفیق سے اُٹھتا ہے نیکی کا قدم ' یا رب!

گناہوں کو مرے تُو نے چھپایا چشمِ دنیا سے

بروزِ حشر رکھے گا مرا تُو ہی بھرم ، یا رب!
رہے ہر گوشہ میرے ذہن کا روشن تری ضو سے
رہے آباد تیری یاد سے دل کا حرم ، یا رب!

عطا کر اپنے عرفاں کی مجھے سرشاری و مستی
رہے تیرے کرم سے دل ہمیشہ تازہ دم ، یا
رب!

سنوں جب حمد کے نغمات میری آنکھ بھر آئے
محبت میں تری دائم رہے یہ چشم نم ، یارب!

معینِ غم زدہ جلووں میں تیرے محو ہو جائے
چھپالے اس کو سینے میں تری وحدت کا یم ، یارب!

{☆☆☆}

# یارب!

دل و نظر میں رہے میرے، تُو ہی تُو ، یارب!
حضور تیرے رہوں تُو ہو رُوبرُو ، یارب!

ترے نبی ﷺ کا جہاں بھر میں دین ہو نافذ
ترے حبیب ﷺ کا چرچا ہو چارسُو، یارب!

تُو ہی معین تُو ہی دستگیر ہے میرا
عدو سے تو ہی بچاتا ہے آبرو یا رب!

قبول کر کہ ترے نام پر نچھاور ہو
رواں دواں یہ رگوں میں لہو، یا رب!
سیاہ کار و گنہگار ہوں، بروزِ جزا
ترے ہی فضل سے ہونا ہے سُرخرو، یا رب!

ہوا ہے دامنِ دل چاک چاک، تُو ہی اسے
اب اپنے دستِ عنایت سے کر رفُو، یا رب!

ترے ہی لطف نے یہ حوصلہ دیا مجھ کو
تری عطا سے ہے توفیقِ جستجو، یا رب!

تری ہی فکر میں کھویا رہے یہ شام و سحر
یہی معین کے دل کی ہے آرزو، یا رب!

{☆☆☆}

# تُو ہی تُو

جا بجا جلوہ فشاں ، اِک تُو ہی تُو
بے کنار و بے کراں ، اِک تُو ہی تُو

تُو ہی مطلق ، ماورائے فکر ہے
ہو مکاں یا لا مکاں ، اِک تُو ہی تُو

ہے فقط تیری ہی یہ جلوہ گری
اور سب وہم و گماں ، اِک تُو ہی تُو

دیدۂ ظاہر میں خَلق و حق جدا
رُوپ تیرے اِین و آں، اِک تُو ہی تُو

آشنا اور اجنبی تیرے ظہور
ہو نشاں یا بے نشاں، اِک تُو ہی تُو

جمعِ اطلاق و تقیّد سے عیاں
حسن کی رعنائیاں، اِک تُو ہی تُو

ہے مکان و لا مکاں تیری ہی ذات
ایں جہان و آں جہاں، اِک تُو ہی تُو

کُلُّ شَیءٍ ھَالِک، فرماں ترا
ہر کہیں اور ہر زماں، اِک تُو ہی تُو

تو جہانوں سے ، علاقوں سے وراء
ہو یہاں چاہے وہاں ' اِک تُو ہی تُو

ہر تعیّن ' ہر تشخّص' تجھ سے ہے
کس کا جلوہ کس کی شاں' اِک تُو ہی تُو

یہ فضائل ، یہ محاسن سب ترے
تجھ سے ہیں سب خوبیاں' اِک تُو ہی تُو

کون ہے ذہن و نظر میں جُز ترے
کون ہے وردِ زباں ' اِک تُو ہی تُو

حمد ہو تیری رقم ممکن نہیں
اے خدائے مہرباں ! اِک تُو ہی تُو

ہستیء موہوم ہے بندہ معین
اور کوئی ہے کہاں ؟ اِک تُو ہی تُو

{☆☆☆}

## سہارا تیرا

حمد پیرا ہوا ہر ایک نظارا تیرا
میرے نقّاشِ ازل! نقش ہے سارا تیرا

تیرے انعام سے بھر جاتے ہیں دامن سب کے
جب بھی ہو لطف و عنایت سے اشارا تیرا

اس کو کچھ خوفِ مصائب نہ حوادث کا خطر
تیری رحمت سے مِلا جس کو سہارا تیرا
بیکراں بحر کا پایا ہے کنارا کس نے
کوئی ڈھونڈے بھی تو بے سود' کنارا تیرا

ساتھ بہتے ہیں مگر حکم سے تیرے' یا ربّ!
میٹھے پانی سے الگ' پانی ہے کھارا تیرا

ذرّے ذرّے پہ برستا ہے کرم کا بادل
ہے اُفق تا بہ اُفق' لطف کا دھارا تیرا

کب سے ہے آس لگائے تری رحمت کی معین
رحم فرما' ہے محبت کا یہ مارا تیرا

{☆☆☆}

# شغل

جلوۂ حق پہ نظر دل کی جمائے رکھنا
بحرِ توحید میں یُوں غوطہ لگائے رکھنا

بتکدہ ہستئ موہوم کا اب کر کے فنا
دل سے دیوارِ تعیّن کو گرائے رکھنا

ذہن سے محو دوئی کا ہو خیالِ باطل
وہم کا نقش بہَر طور مٹائے رکھنا
ہو فقط ذاتِ الٰہی کی رضا ' اصلِ حیات
اس کے در پر سرِ تسلیم جھکائے رکھنا

اُسوۂ ختمِ رسل ﷺ ہو میرا رہبر ہر دم
راہِ ہستی پہ یہی شمع جلائے رکھنا

ہر گھڑی دیدہ و دل سرخوش و سرشار رہیں
فصلِ بے گل میں چمن زار کِھلائے رکھنا

ہے معین اب تو شب و روز یہی شغل مرا
دل میں تصویرِ رُخِ جاناں سجائے رکھنا

{☆☆☆}

## یا اللہ!

بنا ہے قلب میرا درد کی تصویر، یا اللہ!
عطا ہو تیرے لطفِ خاص کی اکسیر، یا اللہ!

اسیرِ قید و بندِ دردِ عصیاں، پا بجولاں ہوں
کٹے گی کب غمِ جاں سوز کی زنجیر، یا اللہ!

رہی ہے بے ثمر اب تک مری آہِ سحر گاہی
اثر کرتا نہیں کیوں نالہء شبگیر ' یا اللہ!
بنامِ مصطفیٰ ﷺ دل کو عطا ہو راحت و تسکیں
کہ اک مدت سے ہوں میں مضطر و دلگیر' یا اللہ!

ترے محبوبؐ کی اُلفت سے میرا دل منوّر ہو
مری جاں میں اُتر جائے تری تنویر' یا اللہ!

زباں کرتی رہے تسبیح تیری رات دن میری
قلم کرتا رہے حمد و ثنا تحریر' یا اللہ!

معینِ بے نوا کو خوش نوا کر دے خداوندا!
لکھے اسمائے حسنیٰ کی یونہی تفسیر' یا اللہ!

{☆☆☆}

## یاھُو !

مجھ پہ ہو جائے کرم خالقِ دوراں! یا ھُو !

رات دن رہتا ہے دل میرا پریشاں' یا ھُو !

بے گماں' درد مرا تھا ترا احساں' یا ھُو !

لُطف تیرا ہی بنا درد کا درماں' یا ھُو !

کون مالک ہے مرا؟ کون ہے رازق میرا؟
کون ہے تیرے سوا میرا نگہباں؟ ٫ یا ہُو!
اپنی چاہت سے مرا دل٫ مرا داماں بھر دے!
آرزو دل میں رہے کوئی نہ ارماں٫ یا ہُو!

ہو ترا ذکر مرے لب پہ رواں شام و سحر
ہو تری یاد سے دل روشن و تاباں٫ یا ہُو!

کر عنایات سے آباد مری بزمِ حیات
بے دلی دل کو مرے کر گئی ویراں٫ یا ہُو!

کاش دیدار کا نکلے کبھی ارمان معین
منتظر کب سے ہے یہ دیدۂ گریاں٫ یا ہُو!

{☆☆☆}

## حمد

گھر دل میں بناؤں در و دیوار کی صورت
وہ اس میں بسیں مالک و مختار کی صورت

ہر شَے میں نظر آتی ہے اب یار کی صورت
گُل کی ہے وہی شکل، جو ہے خار کی صورت

خود میکدہ ، خود ساقی ، خود ساغر و خود بادہ
سرمست ہے خود، آپ قدح خوار کی صورت

وہ صاحبِ اَسرار کہ ہے سرِّ نہاں بھی
ہے جلوہ نما کاشفِ اَسرار کی صورت

دل میں ہے نہاں اور نگاہوں سے چُھپا ہے
اے کاش، ہو پیدا کوئی دیدار کی صورت

کہنا ہی پڑا اشکوں سے احوالِ غمِ دل
جب کوئی نظر آئی نہ اظہار کی صورت

ہر حال میں بندوں پہ وہ کرتا ہے عنایت
وہاّب کی صورت ، کبھی غفّار کی صورت

بس یہ ہے تمنائے معین، اے مرے مولا!
آ جائے نظر احمدِؐ مختار کی صورت

{☆☆☆}

نسبتِ شاہِ رسل ﷺ ، سرورِ ذیشاں دارم
بے گماں بیش ز گنجِ ہمہ شاہاں دارم

من گدائے درِ آں شاہِ مدینہ ﷺ ہستم

شوکتِ قیصر و جم، سطوتِ سلطاں دارم

حاجتِ چارہ گراں نیست کہ چوں نامِ نبی ﷺ
دردِ دل را شبِ غم، صورتِ درماں دارم
خوش نصیبم کہ بیادِ غمِ محبوبِ خدا
سوزِ دل، سوزِ جگر، دیدۂ گریاں دارم

از عنایاتِ فراواں چہ بگویم کہ مدام
فکر و اندیشہ مَن از تنگیء داماں دارم

بر درِ ساقیء کوثر برسم بارِ دگر
سر نہم ، جاں بدہم ، بس ہمیں ارماں دارم

لطف کردند چناں بر مَنِ مِسکینِ معیں
نے غمِ سود و زیاں، نے غمِ دوراں دارم

{☆☆☆}

ستم خوردہ ' شکستہ دل ' تباہے
رسیدہ بر درت اے بادشاہے!

تُو میرِ آستاں ' مَن خاکِ پایت

چہ خوش ، گر سُوئے مَن کردی نگاہے

تُو دانی سر گزشتِ بندگاں را
ندارم حاجتِ فریاد و آہے
مرا واللہ بہ مہر و مہ غرض نیست
دلم روشن ز یادِ رشکِ ماہے

چہ خوش بختم کہ در راہِ مدینہ
بہ سنگ و خار دارم ، رسم و راہے

سیّہ بختم و لیکن شاد کامم
کہ ہم وصفم بہ آں زلفِ سیاہے

معین آمد دریں کوئے تُو ، شاہا!
کرم کردی بہ ایں گُم کردہ راہے

{☆☆☆}

# دُرود و سلام

مصطفیٰؐ مجتبیٰؐ خاتمؐ الانبیاء
ہوں ہزاروں درود و سلام آپؐ پر
شانِ ربٌّ العلا صورتِ حق نما
ہوں ہزاروں درود و سلام آپؐ پر

آپؐ ہیں وجہ تخلیق ارض و سما

آپؐ ہی ابتدا آپؐ ہی انتہاء
سدرۃ المنتہٰی آپؐ کے زیرِپا
ہوں ہزاروں درود و سلام آپؐ پر

قابَ قوَسین ہے آپؐ کی شان میں
نعت ہے آپؐ کی سارے قرآن میں
آپؐ کی ذات ممدُوحِ ذاتِ خدا
ہوں ہزاروں درود و سلام آپؐ پر

آپؐ شمس الضّحیٰ آپؐ بدرُ الدُّجی
آپؐ نور الھدیٰ آپؐ خیرالوریٰ
شمع بزم ھدیٰ شاہد کبریا
ہوں ہزاروں درود و سلام آپؐ پر

پردہ میم احمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جونہی اٹھا

ہو گئی جلوہ گر ذاتِ ربّ العُلیٰ
ذاتِ احمد ﷺ اَحد سے نہیں ہے جدا
ہوں ہزاروں درود و سلام آپؐ پر

ذاتِ مطلق کا روشن نشاں بن گئی
اسمِ اعظم جبھی تو ہے ذات آپؐ کی
اِس وسیلے سُنی رب نے سب کی دعا
ہوں ہزاروں درود و سلام آپؐ پر

آپؐ کی ہے عطا، امن و عدل و جزا
حُسنِ خُلق اور تقویٰ و جود و سخا
رفق و ایثار، عزم اور مہر و وفا
ہوں ہزاروں درود و سلام آپؐ پر

بھیجتا ہے درود آپؐ پر خود خدا

سب فرشتے سبھی انبیاء اولیاء
عرض کرتا ہے یہ عاجز و پُر خطا
ہوں ہزاروں درود و سلام آپؐ پر

آپؐ کو حق نے مختارِ عالم کیا
کی عطا آپؐ کو نعمت دو سرا
ایک رب سے لیا کُل جہاں کو دیا
ہوں ہزاروں درود و سلام آپؐ پر

آپؐ ہوں میرا دل، میری جاں میرا دیں
اس سے آگے طلب اور کوئی نہیں
اِک یہی ہے تمنا، یہی التجا
ہوں ہزاروں درود و سلام آپؐ پر

آپؐ کے در پہ جھکتی رہے یہ جبیں

چھوڑ کر آپؐ کر در نہ جائے کہیں
آپؐ کا یہ گدا آپؐ پر ہو فدا
ہوں ہزاروں درود و سلام آپؐ پر

صدقہ حسنینؓ و زہراؓ و مولا علیؓ
صدقہ غوثِ جلی صدقہ ہندالولی
صدقہ مہرعلیؒ حاجتیں ہوں روا
ہوں ہزاروں درود و سلام آپؐ پر

ہے گدا آپؐ کا یہ معینِ حزیں
ماسوا آپؐ کے اس کا کوئی نہیں
اس پہ ہو جائے نظرِ عنایت شہاؐ !
ہوں ہزاروں درود و سلام آپؐ پر

{☆☆☆}

مَن طالبِ چشمِ کریمانہ، تُو صاحبِ جُود و عطا جاناںؐ
میں آس کی جھولی پھیلائے، تورے دوار ہوں کب سے پڑا
جاناںؐ

مَن سوختہ دل، مَن سوختہ جاں، از بارِ گناہ لرزاں

لرزاں

کِرپا کی نجریا سے مورے، سب بگڑے کاج بنا جاناںؐ

مَن آہ کشاں فریاد کُناں، از سوزِ فراقت شُعلہ بجاں
موری جیون بگیا سوکھی ہے، رحمت کی گھٹا برسا جاناںؐ

مَن غرقِ گنہ ہستم لیکن از بخششِ تو نومید نیم
لجپال ہے تُو رکھ مورا بھرم! دو جگ میں نہ ہوں رسوا جاناںؐ

مَن تشنہ لبم، مَن تشنہ دہاں، تو آبِ حیات و ساقیِ جاں
مورے پیاسے پیاسے نینن کو، درشن کی مدھوا پلا جاناںؐ

چوں سنگِ دَرت را بوسہ دھم، صد جان بُوَد قربان کنم
میں جو ہوں جیسا ہوں، آپؐ کا ہوں، موہے طیبہ نگریا بُلا جاناں

یک چشمِ کرم بَر حالِ معیںؒ اے شافع محشرؐ! سرورِ دیںؐ!
توری بنتی کرت ہوں چھوڑو نہیں موراکون ہے تورے سوا جاناںؐ

{☆☆☆}

مورے کالی کملیا والے پیاؐ
کبھو لیجو خبریا بانکے پیاؐ

میں آن پڑی ہوں تورے دوار
اب دیجو سہارا موہے پیاؐ

سنو پِتا مجھ دکھیارن کی
کوئی جگ میں نہیں بِن تورے پیاؐ
حسنینؓ ، علیؓ ، زہراؓ کارن
مورے سوئے بھاگ جگا دے پیاؐ

سب دُکھ اندھیارے راکھ ہوون
ہو جائے نجریا مورے پیاؐ

ہوں داسی میں اپنے ساجن کی
رہنے دے چرنوں میں اپنے پیاؐ

صدقے میراںؒ اور ہند ولیؒ
ہو کرپا مجھ پہ مورے پیاؐ

تم اسریٰ رَین کے دولھا ہو
تم مالک ہو دو جگ کے پیاؐ

مورے نَین ہیں ترست درسن کو
اب گھونگھٹ مُکھ سے اُٹھا دے پیاؐ

توہے واسطہ مہر علیؒ کا ہے
موری نیّا پار لگادے پیاؐ

لجپال ہے تُو رکھ لاج اِس کی
یہ معینؔ ترِا لاشَے ہے پیاؐ

{☆☆☆}

مرے کملی والے جیسا کوئی تھا، نہ ہے، نہ ہو گا
کبھی اُن سا خوب و یکتا کوئی تھا، نہ ہے، نہ ہو گا

وہؐ حبیب ہیں خدا کے، وہؐ محب ہیں کبریا کے
کسی طور اُن سے بالا کوئی تھا، نہ ہے، نہ ہو گا

بخدا رُخِ پیمبرؐ ہے جمالِ حق کا مظہر
کہ ازل سے مثل اُن کا کوئی تھا، نہ ہے، نہ ہو گا

وہؐ جو بوریا نشیں تھا، جسے فخر فقر پر تھا
کہیں ایسا شاہِ والاؐ کوئی تھا، نہ ہے، نہ ہو گا

سہے ظلم جس نے پھر بھی نہ کسی کو بددعا دی
کبھی مہربان ایسا کوئی تھا، نہ ہے، نہ ہو گا

جسے اپنے گھر بلایا اُسے بے طلب نوازا
کہیں میزبان ایسا کوئی تھا، نہ ہے، نہ ہو گا

وہ غریب و ناتواں کا وہ یتیم و بیکساں کا
کبھی غمگسار اُن سا کوئی تھا، نہ ہے، نہ ہو گا

سرِ عرش ذاتِ حق نے جسے اپنا قُرب بخشا
کبھی ایسی شان والا کوئی تھا، نہ ہے، نہ ہو گا

ہے معینؔ غلام جن کا وہ ہیں بحر و بر کے والی
دو جہاں میں ایسا آقا کوئی تھا، نہ ہے، نہ ہو گا

{☆☆☆}

ثنائے حبیبِ خدا ﷺ کہتے کہتے

شفا پائی ریب و ریا و دوئی سے
مدینے کو دارالشفا کہتے کہتے

نچھاور کریں ہر قدم پر دل و جاں
رُخِ شاہ ﷺ کو والضحیٰ کہتے کہتے
مدینے میں ہم کو بڑا لطف آیا
بہَر گام صلِّ علیٰ کہتے کہتے

یہی ہے تمنّا کٹے عمر ساری
یہی قصۂ جاں فزا کہتے کہتے

درودوں کی ہر وقت سوغات بھیجیں
انہیں نورِ ارض و سما کہتے کہتے

معینؔ اب تو ہر لحظہ دل شادماں ہے
بتوفیقِ یزداں ثنا کہتے کہتے

{☆☆☆}

کہیں ثانی شہِ دیں ﷺ کا نہ پایا
زمانے نے بہت ڈھونڈا نہ پایا

جو آیا اُن ﷺ کے در سے، شاد آیا
کسی لب پر کوئی شکوہ نہ پایا

جہاں سارا ہے اُن ﷺ کے زیرِ سایہ
نظر نے اُن ﷺ کا گو، سایہ نہ پایا
غلام اُن ﷺ کا جہانگیروں کا آقا
کسی کو اُن ﷺ کا ہم پایہ نہ پایا

سدا بانٹے خزانے بخششوں کے
کہیں ایسا کرم فرما نہ پایا

شفیق اُن ﷺ سا نہیں عالم میں کوئی

انیسِ جان و دل ایسا نہ پایا

معینؔ اس ذاتِ حق تک جُز محمد ﷺ
پہنچنے کا کوئی رستہ نہ پایا

{☆☆☆}

تسکیں ہے مرے دل کو بہم اُنؐ کے کرم سے
مجھ پر ہے کُھلا بابِ کرم اُنؐ کے کرم سے

ہے زمزمہ خواں اُن کی نوازش سے مری جان
صد شُکر! مرے دم میں ہے دم، اُنؐ کے کرم سے

ہے ذاتِ محمد ﷺ کی غلامی میں ہی عظمت
دنیا میں سر افراز ہیں ہم اُنؐ کے کرم سے
دن رات گزرتے ہیں فقط، یاد میں اُن ﷺ کی
سرشار ہے دل حق کی قسم ، اُنؐ کے کرم سے

جُز اذنِ حضوری ، یہ سفر ہو نہیں سکتا
اُٹھتے ہیں قدم سوئے حرم اُنؐ کے کرم سے

دامن میں چھپا لے گی مجھے اُنؐ کی شفاعت

رہ جائے گا محشر میں بھرم ، اُنؐ کے کرم سے

احسان یہ اُن کا ہے، معینؔ اُن کی عنایت
اللہ کا ہے مجھ پہ کرم ، اُنؐ کے کرم سے

{☆☆☆}

دیتا ہے کرم اُنؐ کا شب و روز دِلاسے
خُرّم ہیں دل و جان مرے اُن کی عطا سے

یہ رونقیں ساری ہیں فقط فضلِ خدا سے
صد شکر، کہ نسبت ہے مری آلِ عباؑ سے

آقائے دو عالمؐ کے درِ پاک سے ہر بار
ہم بادۂ عرفان کے بھر لاتے ہیں کاسے

آتی ہے نئی تاب وتواں روح میں لا ریب
کِھلتا ہے دلِ زار مدینے کی ہوا سے
کافی ہے مجھے آپؐ کی بس ایک نظر ہی
ہو جائے جہاں سارا خفا، میری بلا سے

ہے مونسِ جاں، صلِّ علیٰ، نامِ محمد ﷺ
روشن ہے جہاں سیّدِ عالم ﷺ کی ضیا سے

بُجھتی ہے معینؔ اور کہاں پیاس دلوں کی
جاتے ہیں مدینے کو محبت کے یہ پیاسے

{☆☆☆}

ذکرِ نبی ﷺ سکون کا سامان ہو گیا
کیا خوب میری زیست کا عنوان ہو گیا

حاصل جسے حضور ﷺ کا عرفان ہو گیا
وہ کائناتِ دین کا سلطان ہو گیا

یادِ نبیؐ سے دل کو مدینہ بنا لیا
اُن کا خیال حاصلِ ایمان ہو گیا
لُطفِ نظر نے کھول دی اُلجھی ہوئی گرہ
مشکل تھا راستہ بہت، آسان ہو گیا

آنکھوں میں میری گنبدِ خضریٰ کی ہے بہار
پورا دلِ فسردہ کا ارمان ہو گیا

شہرِ نبی ﷺ کا دل پہ اثر کچھ نہ پوچھئے
پہنچا یہاں جو صاحبِ عرفان ہو گیا

یہ فیض ہے درودِ مبارک کا اے معینؔ!
جو تیرے درد و کرب کا درمان ہو گیا

{☆☆☆}

وہ بھی دن آئے گا ' دل شاد ہمارا ہو گا
سبز گنبد کی بہاروں کا نظارا ہو گا

بخشوائیں گے ہمیں' حشر کے دن شاہِ رسلؐ
آپؐ کی چشمِ عنایت کا سہارا ہو گا

جب میں بطحا کیلئے رختِ سفر باندھوں گا
اوج پر میرے مقدّر کا ستارہ ہو گا
اُن کے پیکر سے ہے انوارِ الٰہی کا ظہور
دستِ قدرت نے انہیں آپ سنوارا ہو گا

خوب سرشار ہوا ہو گا کرم سے اُنؐ کے
جس نے آقاؐ کو محبت سے پکارا ہو گا

بسکہ خوش بخت ہے دارین میں ان ؑ کا پیرو
اُن ؑ سے جو دُور ہے تقدیر کا مارا ہو گا

ہے یقیں مجھ کو معینؔ، اُن ؑ کے تصوّر کے طفیل
میرے دکھ کا، میرے ہر درد کا ، چارہ ہو گا

{☆☆☆}

ہے بشر کی شکل میں پیکر خدا کے نُور کا
کس قدر نزدیک مجھ سے ہے یہ منظر دُور کا

سیّدِ لولاک ﷺ کے دیدار کی ہے آرزو
شوق میرے دل میں غلماں کا ، نہ کوئی حُور کا

خُلد کی خاطر قیام و سجدہ اور یہ رتجگے
ہے ہوس یہ نفس کی ' کہ کام ہے مزدور کا
ہے اُنہیؐ کے فیض سے یہ جلوۂ مخفی عیاں
اک خدائے لم یزل کی ہستیِ مستور کا

کب مری قسمت میں ہو گی وصل کی صُبحِ حسیں

ختم کب ہو گا یہ افسانہ شبِ دیجور کا

ہے کہاں میرے نبی ﷺ کی ذات سا اکمل
جمال
کب جہاں میں ہے جواب ان کے رُخِ پرنور کا

کون میرا مُونس و مُحسن ہے اِک اُن کے سوا
ہیں معینؔ اِک وہ ہی چارہ اِس دلِ مہجور کا

{☆☆☆}

مت پُوچھ چشمِ لُطف سے کیا کیا عطا ہُوا
بے حد و بے حساب ہے ، اُنؐ کا دیا ہُوا

ہم اُمّتی ہیں شاہِؐ امم کے بفضلِ حق
اپنا امیر ' سیّدؐ کل انبیاؑء ہُوا

کیا شان ہو بیان رسولِؐ کریم کی
صورت میں ڈَھل کے نورِ خدا مصطفیٰؐ ہُوا
اُنؐ کی نگاہ سے جو گِرا بد نصیب ہے
اُٹھتا نہیں ہے ایسا نظر سے گِرا ہُوا

ذاتِ احد میں محو ہے یُوں ذاتِ مصطفیٰؐ
واصل ہُوا ہے حق سے، نبیؐ سے ملا ہُوا

قوسین سے زیادہ نہ تھا فصل بیچ میں
معراج کی شب ایسا تھا پردہ اُٹھا ہوا

یہ ہیں معینؔ ان کی نظر کی نوازشیں
دل کا تمہارے ہے جو چمن یہ کِھلا ہُوا

{☆☆☆}

بس گیا ہے کیف دل میں اُس سُہانی یاد کا
آپؐ کے شہرِ سکوں پرور کے آب و باد کا

گوشے گوشے میں زمیں کے جشن ہے میلاد کا
ہے فلک پر شور، تحسین و مبارک باد کا

راستہ ان کی شریعت کا ہے پُرامن و اماں
دام کا ڈر ہے نہ خطرہ ہے کسی صیّاد کا
تذکرہ ہے مصطفیٰ ﷺ کا غمزدہ جاں کا علاج
ہے درودِ پاک چارہ خاطرِ ناشاد کا

جو بھی آلِ بولہَب ہے اُس کو آتش راس ہے
خاک سے ورنہ خمیر اُٹّھا ہے آدم زاد کا

**لم تکُن تعلم** کا جب اُستاد خود رحمان ہو
کب سہارا چاہیے تھا آپؐ کو استاد کا

شاہِؐ عالم کیلئے ہے شاعری میری معین
کچھ اثر مجھ پر نہیں ہے داد یا بیداد کا

{☆☆☆}

لائے تشریف وہ عالَم کا مسیحا ہو کر
بے کسوں کیلئے ہر غم کا مداوا ہو کر

اُن کے متوالوں پہ ہر لمحہ برستا ہے کرم
کیوں رہے زار و پریشاں کوئی اُن کا ہو کر

ہو نصیب آپؐ کے خُدّام کی خدمت آقاؐ!
ان کی راہوں میں رہوں خاکِ کفِ پا ہو کر
آپؐ کی صورتِ زیبا کہ نہیں جس کی نظیر

دل میں بس جائے مرے کیف سراپا ہو کر

کاش توفیقِ الٰہی مری بن جائے رفیق
آپؐ کی راہ سے لپٹ جاؤں میں ذرّہ ہو کر

سب رسولوںؑ کے ہیں سردارؐ ' خدا کے محبوبؐ
آئے سب نبیوںؑ کی وہؐ جانِ تمنّا ہو کر

غیر ممکن ہے کہ یہ خستہ و بے حال معین
غیر کے در پہ جھکے طالبِ مولیٰ ہو کر

{☆☆☆}

نظر میں شہرِ مدینہ سجائے رکھتے ہیں
بہشت، محفلِ دل کو بنائے رکھتے ہیں

صدائے پائے محمد ﷺ ہے دل کی ہر دھڑکن
ہم اُن کی یاد کو دل سے لگائے رکھتے ہیں

نصیب جب سے زیارت ہوئی مدینے کی
دل و نظر میں مدینہ بسائے رکھتے ہیں

یوں آرزوئے نبیؐ میں ہیں رات دن شاداں
ہم اُنؐ کی یاد کی مشعل جلائے رکھتے ہیں

اُنہیؐ کی یاد کی خوشبو سے جاں مہکتی ہے
مدام عُود یہ دل میں جلائے رکھتے ہیں

عجب مزے میں گزرتے ہیں اپنے شام وسحر
جب اُنؐ کے ذِکر کی محفل سجائے رکھتے ہیں

معین اُنؐ کے قدم چومتے ہیں اہلِ جہاں
نبیؐ کا عشق جو دل میں بسائے رکھتے ہیں

{☆☆☆}

پیشِ نگاہ شہرِ نبیؐ کی بہار ہے
بے کس پہ یہ عنایتِ پروردگار ہے

ہے اُس کی خاکِ پاک میں نورِ ازل نہاں
فردوسِ جاں نواز ' نبیؐ کا دیار ہے

کافی رفو کو ایک نظر ہے رسولؐ کی
گو لاکھ میرا دامنِ دل تار تار ہے

کندن جو اِک نظر میں مسِ خام کو کرے
اس کے کرم کا دِل مرا اُمیدوار ہے

یارب! ہیں روز و شب شہِ لولاکؐ پر سلام
اُنؐ پر صلوٰۃ ' صبح و مسا بے شمار ہے

آئیں غریب خانے پہ اللہ کے رسولؐ
شام و سحر معین کو یہ انتظار ہے

{☆☆☆}

اور کچھ یاد نہ ہو، اسمِ خدا یاد رہے
ذاتِ محبوبِؐ خدا ، صلِّ علیٰ ، یاد رہے

جب مرے پیشِ نظر خُلد کے منظر آئیں
سبز گنبد کا جو نظّارہ کیا یاد رہے

بُھول سکتا ہوں کہاں مہر و محبت اُنؐ کی
اُنؐ کا وہ لطف و کرم مجھ کو سدا یاد رہے

جانِ افروز تھا کس درجہ مدینے کا قیام
وہ ٹھکانہ ٗ وہ محلہ ٗ وہ پتا ٗ یاد رہے

شب کو تھا دن کا سماں ٗ دن تھے منوّر کتنے
عمر بھر کیوں نہ اُجالا وہ بھلا یاد رہے

آبِ زمزم کا وہ پینا وہ پلانا ٗ اللہ!
خُبز کا اور کھجوروں کا مزہ یاد رہے

ہر نفس جھونکا وہ فردوسِ معلیٰ کا معینؔ
شاہِؐ عالم کے مدینے کی ہوا یاد رہے

{☆☆☆}

نویدِ مسرّت ، پیامِ محمد ﷺ
ہے آئینِ کامل ، نظامِ محمد ﷺ

خدا بولتا ہے لبِ مصطفیٰ ﷺ سے
کلامِ خدا ہے ، کلامِ محمد ﷺ

بجھی آتشِ کُلفت و رنج یکسر
جب آیا ہے لب پر یہ نامِ محمد ﷺ

وہی لائقِ عظمتِ دائمی ہے
جو دل سے کرے احترامِ محمد ﷺ

سرِ عرش حیران و ششدر ملائک
ورائے گماں ہے خرامِ محمد ﷺ ہے

ہمیں کیا خبر کیا ہے رُتبہ نبیؐ کا
خدا جانتا ہے مقامِ محمد ﷺ

معینؔ اُس کی قسمت ہے لاریب عالی
دل و جاں سے جو ہے، غلامِ محمد ﷺ

{☆☆☆}

منظر ہے پُر بہار، نبی ﷺ کے دیار کا
ہیں گُل تو گُل، جواب نہیں اِس کے خار کا

اکسیرِ جاں ہے گردِ رہِ شہرِ مصطفیٰؐ
صحت فزا اثر ہے وہاں کے غبار کا

جانے کب اُس دیار کا دیدار پھر ملے
لمحہ بہت کٹھن ہے غمِ انتظار کا

رہنا مدام محو نبیؐ کے خیال میں
شام و سحر ہے کام دلِ بے قرار کا

ٹھوکر پہ اپنی مار دے تاجِ سکندری
ادنیٰ مقام ہے یہ ترے خاکسار کا

اُس خوش نصیب کا ہے مقدّر عجب معین
جس پر کرم ہے سیّدِ والا تبار ﷺ کا

{☆☆☆}

خُلد کی راہ ہمیں آپؐ دکھانے آئے
شعلۂ نارِ جہنم سے بچانے آئے

سارے اَسرار حقیقت کے بتانے آئے
سوختہ جانوں کی وہ' پیاس بجھانے آئے

بخشنے ظلم کے ماروں کو حیاتِ تازہ
ظلم کی رسم زمانے سے مٹانے آئے

بختِ پژمردہ کھِلا صبحِ گلستاں کی طرح
آپؐ ہر ایک کی بگڑی کو بنانے آئے

دیدہ وَ دل سے اُٹھے پردے دوئی کے یکسر
نقشِ باطل وہ زمانے سے مٹانے آئے

تھے جو اوہام کے بت خانے وہ مسمار کئے
درسِ توحید زمانے کو سنانے آئے

کُھل گیا باب معین اُن کے کرم کا ہم پر
بختِ خوابیدہِ انساں وہ جگانے آئے

{☆☆☆}

جب سے نگاہ گنبدِ خضریٰ پہ ہے پڑی
پلٹی نہ پھر وہاں سے، وہیں جم کے رہ گئی

حق کی لطافتوں کے مظاہر ہیں بے شمار
بے مثل ہے جہاں میں مگر پیکرِ نبی ﷺ

نورِ نبی ﷺ سے ہو گیا روشن، سیاہ بخت
بادِ کرم سے کِھل گئی ارمان کی کلی

نامِ نبیؐ سے مُشکلیں آسان ہو گئیں
خیرات اُنہیؐ کے نام کی کونین میں بٹی

مِسکین کو نواز دیا اِک نگاہ سے
اُنؐ کی سخا سے بھر گئے دامان سب تہی

جس کی رسولِؐ پاک سے نسبت ازل کی ہے
مینارِ روشنی ہے یقینا وہ آدمی

شکرِ خدا ، معین کو حق سے عطا ہوئی
شاہِؐ رُسل کے روضہ اقدس کی حاضری

{☆☆☆}

سب رونقیں ہیں دلبرِ شیریں سخن کے ساتھ
آباد یہ چمن ہے بہارِ چمن کے ساتھ

ساری تجلیاں ہیں نبیؐ کی جہان میں
بخشش ہے نور کی سبھی، اُس ذوالمننؐ کے ساتھ

سارا جہان ہو گیا اُن پر فریفتہ
آیا خدا کا نور عجب بانکپن کے ساتھ

ذاتِ نبیؐ ہے باعثِ تخلیقِ کائنات
ہے دل کشی جہان کی شاہِ زمنؐ کے ساتھ

کہہ دو اُسے درود پڑھے وہ رسولؐ پر
کٹتے ہیں جس کے رات دن رنج ومحن کے ساتھ

پھولوں سے ہیں وہ، ہم نے بھی پھولوں کو چن لیا
اب دوستی ہے لالہ وگُل، یاسمن کے ساتھ

مسرور ہے معین تصوّر سے آپؐ کے
آئے خیال آپؐ کا حسنِ چمن کے ساتھ

{☆☆☆}

آپ ﷺ کی چشمِ عنایت ہے گنہ گاروں پر
رحمتیں خُوب برستی ہیں سِیَہ کاروں پر

ملتفت رہتے ہیں دن رات وہ لاچاروں پر
لطف کرتے ہیں سدا اپنے نمک خواروں پر

وہ نہیں فوجِ محمد ﷺ کے سپاہی ہرگز
ہے بھروسہ جنہیں فولاد کی تلواروں پر

آپؐ کے سایہ میں جیتے ہیں جو اربابِ وفا
کیوں نہ ہو لُطفِ خدا ایسے وفاداروں پر

مفلسوں اور یتیموں پہ کرم ہے اُن کا
شفقتیں سرورِ عالمؐ کی ہیں ناداروں پر

جان نثاری ہے شہِ دیں ﷺ کے غلاموں کا شعار
شوق سے لوٹتے ہیں آگ کے انگاروں پر

روضہ سرکار ﷺ کا کعبے کا بھی کعبہ ہے معینؔ
ہے ملائک کی نظر نور کے میناروں پر

{☆☆☆}

نورِ حق نے چشمِ نابینا کو بینا کر دیا
اِک نگاہِ لطف سے بندے کو آقا کر دیا

شرک کا باطل فسوں توڑا رسول اللہ ﷺ نے
تھے جو ادنیٰ اس جہاں میں اُن کو اعلیٰ کر دیا

آپ ﷺ نے جاہل پہ کھولا دَر خدا کے علم کا

جو سراسر بے خبر تھا، اس کو دانا کر دیا
جو قریب آیا، اسے بخشا نبیؐ نے نورِ حق
پھر منوّر اس کا باطن اور سراپا کر دیا

شاہد و مشہود کی نسبت کا ہے سارا کمال
اس طرح محبوبؐ کا خالق نے چرچا کر دیا

کس قدر بیماریوں میں مبتلا تھا یہ جہاں
چشمِ رحمت کی عطا نے، سب کو اچھا کر دیا

نعت کی ٹھنڈک جو میری روح میں اُتری معین
یوں لگا انوار نے دل میں اُجالا کر دیا

{☆☆☆}

جان، دل، ایمان ہوں قرباں، رسول اللہؐ پر
زندگی گذرے یہ میری آپؐ ہی کی راہ پر

جو بھی تھا ادنیٰ، وہ اِس نسبت سے اعلیٰ ہو گیا
ہو کرم ایسا ہی مجھ بے کس سعادت خواہ پر

کس قدر اپنوں نے دی تکلیف ان کو، حق گواہ

ظلم کے کیا کیا نہ ٹوٹے کوہ میرے شاہ ؐ پر
چاہیے اک التفاتِ حضرتِ محبوبِ حق ﷺ
جان و دل میرے فدا اس ذاتِ عالی جاہ پر

عظمتِ کونین اس کو بے گماں حاصل ہوئی
جس نے سب کچھ کر دیا قرباں نبی ﷺ کی چاہ
پر

شاہ ﷺ کے عرفاں کو توفیقِ خدا درکار ہے
زاہد اتراتا عبث ہے دانشِ کوتاہ پر

اُن کے در پر ہے بندھا تانتا فرشتوں کا معینؔ
ہے ہجومِ جنّ و انساں شاہ ﷺ کی درگاہ پر

{☆☆☆}

شاہِ کونین ﷺ کی جس شے پہ نظر ہو جائے
سنگریزہ بھی اگر ہو تو گہُر ہو جائے

حق نے بخشا ہے تصرّف کا شرف آقاؐ کو
وہ جو چاہیں تو شبِ تار سحر ہو جائے

ایک ہلکی سی توجہ ہو ادھر بھی آقا ﷺ!
جو ہیں جویائے کرم، اُن پہ نظر ہو جائے
اس سے پہلے کہ مری عرض وہاں تک پہنچے
میرے احوال کی آقا ﷺ کو خبر ہو جائے

یا نبی ﷺ! بختِ سِیَہ میرا فروزاں کر دے
صورتِ زیر جو ہے مثلِ زبر ہو جائے

لوٹ کر آئے بفرمانِ نبی ﷺ سورج بھی
اِک اشارے سے ہی دو لخت قمر ہو جائے

زندگی شُکر کے سجدوں میں گزر جائے معین
ایک مصرع بھی قبول اُن کو اگر ہو جائے

{☆☆☆}

اُن کی راہوں میں دِل بچھائیں گے
یوں مقدّر کو ہم جگائیں گے

محفلِ مصطفیٰ ﷺ سجائیں گے
دشت کو خُلد ہم بنائیں گے

ہر برس ہم مدینے جائیں گے
جھولیاں خوب بھر کے لائیں گے

مصطفیٰ ﷺ کے حضور رو رو کر
حالِ زار اپنا ہم سنائیں گے
مشکلیں لاکھ گرچہ راہ میں ہوں
لب پہ شکوہ کبھی نہ لائیں گے

اُن سے ملنا ہمیں ضروری ہے
حق تعالیٰ سے وہ ملائیں گے

ہے مدینے کی خاک کحلِ بصر
اپنی آنکھوں میں ہم لگائیں گے

لب پہ جب نامِ پاک اُن ﷺ کا ہو
رنج و آلام کیا ستائیں گے

یہ نویدِ خجستہ آئی معین

میرے گھر وہ ضرور آئیں گے

{☆☆☆}

یادِ محبوبِؐ خدا سے دل ہو تاباں' عمر بھر
ہو مقدّر میں مرے صبحِ گلستاں' عمر بھر

ہر گھڑی سلطانِ عالم ﷺ کا رہے مجھ پر کرم
رات دن برسیں یونہی رحمت کے باراں' عمر بھر

کامیاب و کامراں دنیا میں ہوں اُنؑ کے غلام
اور ہوں اُنؑ کے عدو، زار و پریشاں' عمر بھر

جنت الفردوس سے بہتر ہے اُس کی زندگی
اُنؑ کی چشمِ لطف ہو جس کی نگہباں' عمر بھر

اے خدا ! لب پر رہے نامِ نبیؐ شام و سحر
ضَوفشاں میری رہے قندیلِ ایماں' عمر بھر

سایہ آلِ عباؑ دائم مرے سر پر رہے
تر رہے اشکِ محبت سے گریباں' عمر بھر

زندگانی میری اُنؑ کے قُرب میں گذرے معین
میں رہوں پروانہ صورت اُنؑ پہ قرباں' عمر بھر

{☆☆☆}

نہ آرزو ہے جہاں کی، نہ کچھ تمنّا ہے
بس ایک اُنؐ کا تصور، اُنہی کا سودا ہے

مری زباں پہ فغاں ہے، نہ کوئی شکوہ ہے
مرے کریمؐ نے بے حد مجھے نوازا ہے

نبیؐ کے شہر کی ہے شام، جاں نواز بہت
نبیؐ کے شہر کا فرحت نشاں سویرا ہے

حبیبِ ؐ ربِّ دو عالم کی شان کیا کہنے!
بشر کی شکل ہے جلوہ مگر خدا کا ہے
نوازشیں ہیں یہ ساری شہہِ ؐ دو عالم کی
عطا کا دَر، مرے مالک نے مجھ پہ کھولا ہے

اطاعتِ شہہِ ؐ دیں ہے حیات کا مقصود
نبیؐ کا رستہ ہی اِک مستقیم رستہ ہے

بہت ہے مشکل و دشوار جادۂ عرفاں
گر التفاتِ نبیؐ ہے، تو خوف پھر کیا ہے؟

مجھے معین ستاتا نہیں غمِ دوراں
کہ مہربان مرے دل پہ میرا آقاؐ ہے

{☆☆☆}

آتا ہے یاد، شہرِ نبیؐ، بار بار آج
برسے ہے ابرِ رحمتِ پروردگار آج

یادِ حبیبِ ربِّ دو عالم ﷺ کا فیض ہے
چھایا ہُوا ہے رُوح پہ میری خمار آج

گذرا یہاں سے کارواں بادِ حجاز کا
جاں بخش و دل نواز ہے رنگِ بہار آج
میلادِ مصطفی ﷺ سے فضا عطر بیز ہے
آنکھیں ہیں نور پاش، ہے دل مُشکبار آج

دیوار و بام و دَر پہ و برستی ہیں رحمتیں
کتنے نظر نواز ہیں نقش و نگار آج

اُن کے کرم سے ہو گئے کافور رنج و غم
دل ہو گیا رہینِ سکون و قرار آج

یہ دن معینؔ اُن کی عنایات کا ہے دن
ہیں بامُراد لطف کے اُمیدوار آج

{☆☆☆}

رحمتِ عالمؐ کا جس دم رخ اِدھر ہو جائے گا
آرزو کا نخلِ بے بر' پُر ثمر ہو جائے گا

ختم ہوں گی اُلجھنیں، اک اک گرہ کُھل جائے گی
جب مقدّر میں مدینے کا سفر ہو جائے گا

آ ہی جائے گا سلیقہ، رفتہ رفتہ بات کا
میرا نالہ رفتہ رفتہ، با اثر ہو جائے گا

وہ اگر چاہیں تو کر دیں سنگِ خارا کو گہُر
اُن کی اِک نظرِ کرم سے دل قمر ہو جائے گا

مصطفیؐ کے ذکر سے چھائے گی رحمت کی بہار
جلوہ افشاں جا بجا نورِ سحر ہو جائے گا

اُن ﷺ کی خاطر اشکباری بھی ہے وجہِ سرخوشی
نذرِ یادِ مصطفی ﷺ خونِ جگر ہو جائے گا

آج شب کو محفلِ میلادِ اقدس ہے معینؔ
مصطفیؐ کے ذکر سے جنت یہ گھر ہو جائے گا

{☆☆☆}

حسن و جمالِ شاہ ﷺ کی ہم گفتگو کریں
دیدِ نبی ﷺ کی شام و سحر آرزو کریں

جا کر درِ رسولؐ پہ مانگیں کرم کی بھیک
تارِ نگاہِ لُطف سے دل کو رفو کریں

لازم ہے اپنے خانۂ دل کی بصد نیاز
شرمندگی کے اشک سے ہم شُست وشُو کریں
جلوے رُخِ رسول ﷺ کے دیکھیں نگر نگر
گُل گشت باغِ حُسن کی ہم سُو بسُو کریں

آئینۂ جمالِ خدا ، ذاتِ مصطفیٰ ﷺ
اس آئنے میں حق کی سدا جستجو کریں

ساغر کشِ جمالِ محمد ﷺ خموش ہیں
محشر کہاں اُٹھائیں ؟ کہاں ہاؤ ہو کریں؟

جو اُلفتِ رسول ﷺ کے خواہاں ہیں اے معینؔ!
پہلے طہارتِ دل و جاں کی وہ خُو کریں

{☆☆☆}

رحمتِ کردگار دیکھیں گے
گنبدِ پُر بہار دیکھیں گے

ہم پہ برسے گا ابرِ فیضِ نبی ﷺ
لُطفِ لیل و نہار دیکھیں گے

جس کے سائے میں ہے جہاں سارا
وہ شجر سایہ دار دیکھیں گے
ہم بھی پہنچیں گے اپنی منزل پر
ہم بھی صبحِ قرار دیکھیں گے

مرحبا ! پائیں گی شفا آنکھیں
اُن کی رہ کا غبار دیکھیں گے

ہم کریں گے قیام بطحا میں
زندگی کی بہار دیکھیں گے

آنکھ بھر آئے گی خوشی سے معینؔ!
جس گھڑی کوئے یار دیکھیں گے

{☆☆☆}

ہزار مایۂ تسکیں ہیں شاہؐ کی باتیں
مرے حضورؐ ! رسالت پناہؐ کی باتیں

عجب سُرور کی باتیں تھیں کیف سے لبریز
وہ پُر بہار، مدینے کی راہ کی باتیں

رہیں گی اہلِ جہاں کے لبوں پہ تا بہ اَبد
رسولِ پاکؐ کے لُطفِ نگاہ کی باتیں
بصد نیاز و عقیدت فرشتے کرتے ہیں
شبانہ روز ، حبیبِؐ اِلٰہ کی باتیں

شہانِ وقت بھی دہلیز آپؐ کی چُومیں
ادب کے ساتھ کریں عزّ و جاہ کی باتیں

نبیؐ کے نور سے روشن ہے محفلِ افلاک
اُنہی سے انجمنِ مہر و ماہ کی باتیں

ہر اِک زباں پہ معینؔ اُنؐ کا ذکر پاک رہے
تمام عمر رہیں اُنؐ کی چاہ کی باتیں

{☆☆☆}

سیّدِ عالمؐ ہیں گنجینہ مرے ایمان کا
آپؐ کا در ہے ٹھکانہ میرے جسم و جان کا

اُنؐ کے رُتبے کی شناسا خود ہے ذاتِ کبریا
تذکرہ ہم سے بیاں کیسے ہو اُنؐ کی شان کا

بے گماں ہر لفظ اُن ؐ کا ہے کلام اللہ کا
اُن ؐ کا طرزِ زندگانی عکس ہے قرآن کا
نکتۂ توحید کی تشریح کیا ہی خوب کی
آپؐ نے واضح کیا، اعلیٰ مقام انسان کا

مشکلیں حل ہو گئیں صلِّ علیٰ کے ورد سے
چارہ ہے نامِ محمد ﷺ دردِ بے درمان کا

دہر میں جو لوگ تھے ناخواندہ، ابجد ناشناس
اُنؐ پہ کھولا آپؐ نے در مکتبِ عرفان کا

فہمِ انساں سے ورا ہے مرتبہ اُنؐ کا معین
عرش سے اُونچا ہے پایہ آپؐ کے ایوان کا

{☆☆☆}

ہیں رسالت مآب ﷺ کی باتیں
پاک روشن کتاب کی باتیں

اُنؐ کی رحمت کے باب کی باتیں
چارۂ اضطراب کی باتیں

روئے پُر نُور کے مقابل کیا
چہرۂ آفتاب کی باتیں
سن کے اہلِ نظر ہوئے سرشار
صورتِ لاجواب کی باتیں

حور و غلماں کے تذکرے سارے
سربسر ہیں حجاب کی باتیں

گر ہو مائل ادھر نگاہِ کرم
سہل ہوں سب حساب کی باتیں

رات بھر کِیں معین نے دل سے
رشکِ صد ماہتاب کی باتیں

{☆☆☆}

پیوست دل میں یاد ہے ہونٹوں پہ نام ہے
اپنا رُخِ نبی ﷺ کے تصوّر سے کام ہے

اَبرِ کرم حضور ﷺ کا ہے دو جہان پر
اس سائباں کے سائے میں عالم تمام ہے

ہے خوش نصیب در پہ جو اُن کے پہنچ گیا
آزاد ہے وہ غم سے جو اُن کا غلام ہے
اللہ کا ہے ہاتھ، شہِ دوسرا ﷺ کا ہاتھ
اللہ کا کلام، نبیؐ کا کلام ہے

لاریب سِرِّ حق ہے محمد ﷺ کی ذاتِ پاک
عقل و خرد سے ماورا اُنؐ کا مقام ہے

یا رب! ترے حبیبؐ کی اُلفت رہے سدا
یہ سرمدی سرُور ہے، کیفِ دوام ہے

جُز مصطفی ﷺ، معین نظر میں کوئی نہیں
صبح و مسا انہیؐ پہ درود و سلام ہے

{☆☆☆}

آتی ہے روشنی جو نظر آفتاب میں
منبع ہے اُس کا، اُنؐ کے رُخِ لاجواب میں

کافور دفعتاً ہوئے میرے الم تمام
جب بھی لیا ہے نامِ نبیؐ اضطراب میں

بینا اگر ہو آنکھ تو سب کچھ نظر میں ہے
درخواست اُس نظر کی ہے حق کی جناب میں
کب ہوں گا میں حضورِ رسالتؐ میں باریاب
کٹتے ہیں روز و شب مرے اِس پیچ و تاب میں

رحمت حبیبِؐ حق کی ہے، اس درجہ بے کراں
لائے گا کوئی کس طرح اس کو حساب میں

روزِ ازل سے آپؐ رسولوں کے ہیں امام
خوش اِنس و جِن تمام ہیں اس انتخاب میں

نعتیں تمام اَخذ اُسی سے ہوئیں معین
مرقوم ہے جو نعت خدا کی کتاب میں

{☆☆☆}

نبیؐ کے نام سے روشن ہوا گھر ابنِ آدمؑ کا
انہیؐ کے دم سے ہے یہ رنگ دلکش بزمِ عالم کا

تصوّر حرزِ جاں جب سے ہوا سلطانِؐ عالم کا
رہا دل میں نہ میرے کوئی خدشہ قیصر و جم کا

مرے زخموں کا درماں چارہ گر کر ہی نہیں سکتے
خیال اُن کا ہے شافی، میں نہیں محتاج مرہم کا
مجھے بخشا گیا صلِّ علیٰ کا وِرد نورانی
ذرا بھی مجھ کو اندیشہ نہیں نارِ جہنم کا

عطا دن رات اُن کے سبز گنبد کی زیارت ہو
مقدّر میں مرے شام و سحر ہو آب زمزم کا

معینؔ ان کی ہے چشمِ لُطف، میری دستگیرِ جاں
مجھے رہزن کا خطرہ ہے نہ کوئی راہِ پُرخم کا

{☆☆☆}

بدلتا کب ہے رُخ دیکھیں مقدّر کے ستارے کا
میں کب سے منتظر ہوں شاہِؐ عالم کے اشارے کا

حبیبِ حقؐ کا نامِ پاک ہے جب سے مرے لب پر
لیا احساں نہ میں نے اہلِ دنیا کے سہارے کا

شفیقِ بیکساں، آرامِ جاں، شاہِ شہاں ہیں وہؐ
جہاں میں اور مونس کون ہے اُلفت کے مارے کا
رسولِ حقؐ ہمارے ناخدا ہیں، مطمئن ہم ہیں
پریشاں کیا کرے گا فاصلہ ہم کو کنارے کا

نبیؐ کی راہ کا ہے چھوڑنا، منہ موڑنا حق سے
سرا سر ایسا کاروبار ہے دینی خسارے کا

جو اُنؐ کا حُسنِ صورت ہے، جو اُنؐ کا حُسنِ سیرت ہے
مقام اُس کا نہیں، تشبیہ کا، یا استعارے کا

معینِ غمزدہ کو پیار ہے اللہ کے پیارے سے
بھرم ہر جا پہ رکھیں گے وہی اِس بے سہارے کا

{☆☆☆}

ذکرِ نبی ﷺ ہے چارہ غم و اضطراب کا
فصلِ خزاں بھی ہو گئی موسم گلاب کا

پڑتی ہے اُن ﷺ کے لُطف کی شام وسحر پھوار
کب ہے جواب اُن ﷺ کے کرم کے سحاب

کا

ہر لحظہ، ہر جگہ ہے تجلّی حضور ﷺ کی
جلوہ ہے دو جہاں میں، اُسی آفتاب کا
راتیں بسر ہوں ذکر میں، دن اُن ﷺ کی یاد
میں
گذرے نہ رائیگاں یہ زمانہ شباب کا

پردے تمام اُٹھ گئے قلب و نگاہ کے
آیا زباں پہ نام جو عالی جناب ﷺ کا

ہم جو کریں وہ بہرِ رضائے خدا کریں
آئے نہ کچھ خیال بھی اَجر و ثواب کا

اِس کے بغیر چارہ نہیں ہے کوئی معین

چشمِ کرم علاج ہے ہر پیچ و تاب کا

{☆☆☆}

ہے سوا اُن کے، سہارا کون؟ بے مقدور کا
ہے نگاہِ مصطفیٰ ﷺ چارہ دلِ رنجور کا

میں رُخِ محبوبِ حق کا ہوں تمنّائی فقط
ہے گراں آنکھوں پہ نظارہ پری و حور کا

آپؐ کی چشمِ کرم کے ہیں رہین اہلِ نظر
کیا جواب اُس فیض پرور ہالہء پُر نور کا
ہے رسولِ حق ﷺ پہ قرباں عالمِ قدسی تمام
ہے جہانِ اِنس پروانہ خدا کے نُور کا

خُلد کو سمجھیں گے ہم اُس وقت فردوسِ بریں
فاصلہ باقی نہ ہو گا جب دراز و دور کا

اے خدا ! لکھ دے مقدّر میں مدینے کی فضا
دل کہیں لگتا نہیں اس بندۂ مہجور کا

واہ ! سلطانِ جہاںؐ ہر دم نگہباں ہے معینؔ!

تُجھ سے عاجز، ناتواں، نادار اور مجبور کا

{☆☆☆}

نبی ﷺ کی وہ نعتیں وہ محفل کہاں؟
تڑپتے ہوئے اب وہ بسمل کہاں؟

وہ بارانِ گریہ وہ طوفانِ اشک
گیا ' آج کل وہ غمِ دل کہاں؟

وہ شوقِ سفر اب نہ ذوقِ نظر
حدی خواں کہاں؟ جذبِ کامل کہاں؟
کہاں رَت جگے؟ اور کہاں بے خودی؟
کہ نیند اُن میں ہوتی تھی حائل کہاں؟

لیا جب بھی نامِ رسولِؐ خدا
رہی پھر بھلا کوئی مشکل کہاں؟

ہر اِک گام پر ذکرِ صلِّ علیٰ
وہ رہرو کہاں؟ شوقِ منزل کہاں؟

معینؔ اُن کو دل ڈھونڈتا ہے مرا

وہ سعدیؒ و رومیؒ و بیدلؒ کہاں؟

{☆☆☆}

حشر تک شہر نبی ﷺ کا یونہی آباد رہے
جو کرے اس کی زیارت وہ سدا شاد رہے

جاں غمِ دہر سے دائم میری آزاد رہے
میرے آقا ﷺ ! مرا ایمان تری یاد رہے

پیروی شاہِ دو عالم ﷺ کی ہو مقصودِ حیات
میرے سر آنکھوں پہ اللہ کا ارشاد رہے
پاسباں میری ہے سلطانِ دو عالم ﷺ کی نظر
لاکھ بے رحم جہانِ ستم ایجاد رہے

اُس قد و قامتِ زیبا کا نہیں کوئی جواب
جس پہ قربان، صنوبر رہے، شمشاد رہے

ہر برس شہرِ نبی ﷺ کا ہو سفر مجھ کو نصیب
ہر برس میری گذارش پہ اگر صاد رہے

ذہن میں آ نہ سکا آپؐ کا پرتو بھی معینؔ

عمر بھر سعی میں گو    مانی و بہزاد رہے

{☆☆☆}

عشقِ رسول ﷺ کام ہے جانِ دلیر کا
جبریل کا ہو نَفس ، ہو زَہرہ بھی شیر کا

اُن کی تجلّیوں کا کریں کیا شمار ہم
کیسے حساب ہم کریں رحمت کے گھیر کا

ہر ہر قدم پہ میرا سہارا ہے اُنؐ کا نام
غم ہے نہ کوئی فکر ہے رستوں کے پھیر کا
بامِ حرم ہے آپؐ کا مینارِ روشنی
نظّارہ دل نواز ہے نُوری منڈیر کا

معنی پہ رکھ نظر کہ ہیں الفاظ تو لباس
آئے خیال دل میں زَبر کا نہ زیر کا

یا ربّ! عطا ہو مجھ کو حضوری رسولؐ کی
ارماں تڑپ رہا ہے مرے دل میں دیر کا

ہو نقشِ پا حضورؐ کا قلبِ معینؔ پر

ہو بس یہی نشاں مری مٹی کے ڈھیر کا

{☆☆☆}

شانِ عزت مآب ﷺ دیکھتے ہیں
لُطفِ عالی جناب ﷺ دیکھتے ہیں

چارۂ اضطراب دیکھتے ہیں
رحمتِ حق کا باب دیکھتے ہیں

ہم مدینے میں نورِ یزداں کی
روشنی لاجواب دیکھتے ہیں
نعمتیں اُن ﷺ کے دَر پہ بٹتی ہیں
یہ کرم بے حساب دیکھتے ہیں

اب تصوّر میں ہم تلاوت کو
اُن کے رُخ کی کتاب دیکھتے ہیں

نام لیوا ہے ان کا جو بھی معینؔ
ہم اُسے کامیاب دیکھتے ہیں

{☆☆☆}

جاں تر و تازہ ہوئی نعت سے دل شاد ہوا
حجرۂ دل مرا ویران تھا ' آباد ہوا

آپؐ کا نُور ہوا سارے جہاں کی بنیاد
آپؐ کا نُور ہی کُل عالمِ ایجاد ہوا

جلوۂ حق پہ نظر دل کی جمی ہے جب سے
فکر و وجدان مرا وہم سے آزاد ہوا
درس توحید کا دشوار نہیں ہے لیکن
اپنی ہستی کو مٹا کر یہ سبق یاد ہوا

پھر گئے رُخ غم و آلام کے طوفانوں کے
آپؐ کے لبِ لعلیں سے جب ارشاد ہوا

جس کو پہچان ہوئی شاہِؐ رسولاں کی معین
مکتبِ معرفتِ حق کا وہ استاد ہوا

{☆☆☆}

روشن اُنھیؐ سے محفلِ شمس و قمر ہوئی
اُنؐ کا ہے یہ کرم کہ منوّر نظر ہوئی

چلنے لگی نسیمِ معطّر چمن چمن
آمد پہ اُنؐ کی ضَوفشاں ہر رہگذر ہوئی

فرقت گزیدہ لوگ تھے تاریک رات میں
فیضانِ مصطفیٰ ﷺ سے خوشی کی سحر ہوئی
اِس سمت اُنؐ کے ایک اشارے کی دیر تھی
تحریرِ لوحِ قدر اِدھر سے اُدھر ہوئی

اُنؐ کی نگاہِ لُطف نے کیا کیا کرم کیا
شُکرِ خدا ' کہ راہ مری مختصر ہوئی

جانِ تپاں کو مل گئی تسکیں درود سے
تکلیف پھر کوئی بھی نہیں عمر بھر ہوئی

یہ نسبتِ رسولؐ کا فیضان ہے معینؔ!

سارے جہاں میں آلِؓ نبیؐ معتبر ہوئی

{☆☆☆}

روضۂ پاک پہ حاضر ہوں یہی کافی ہے
حالِ دل کہنے کو آنکھوں کی نمی کافی ہے

مجھ کو حاصل ہے محمد ﷺ کی غلامی کا شرف
اُنؐ کا یہ فیض ہی بخشش کو مری کافی ہے

بسکہ اوقات مری کیا ہے؟ کروں عرض میں کیا؟
دَر پہ بلوایا ہے سرکارؐ! یہی کافی ہے

مِل گئی مجھ کو حضوری کی سعادت' ہے یہ بس
اور رُو دادِ الم میری سُنی کافی ہے
مجھ سِیَہ رُو کی بدل جائے گی قسمت آقاؐ!
آپؐ کی ایک نظر لُطف بھری کافی ہے

روزِ محشر مجھے بخشش کی نہیں ہے تشویش
رحمتِ ہاشمیؐ و مطّلبیؐ کافی ہے

خاکِ پاکِ درِ احمدؐ سے جبیں ہے روشن
اور کیا مانگئے مجھ کو تو یہی کافی ہے

ہو گئی مجھ پہ معینؒ ان کی نگاہِ رحمت

یہ جو اُن سے مجھے خیرات ملی کافی ہے

{☆☆☆}

## نعت

شاہدِ کل عالمیں تو آپؐ ہیں اور صرف آپؐ
رحمۃ للّعالمینؐ تو آپؐ ہیں اور صرف آپؐ

خود خدا خواہش کرے جس کی رضا کے واسطے
ایسے پیارے نازنیں تو آپؐ ہیں اور صرف آپؐ

فِیۡ مَقَامِ الۡقَابَ قَوسَیۡنِ وَمَا زاغَ الۡبَصَرُ
سائرِ عرشِ بریں تو آپؐ ہیں اور صرف آپؐ

مَنۡ رَاٰنِیۡ قَدۡ رَأَی الۡحَقۡ قَوۡلُکَ فِیۡ شَانِکَ
حق نما اللہ بیں تو آپؐ ہیں اور صرف آپؐ
صورتِ حق ، سرِّحق ہو، شانِ حق، محبوبِ حق
اس کی برہانِ مُبیں تو آپؐ ہیں اور صرف آپؐ

شرحِ قرآں، خُلقِ قرآں، صاحبِ قرآں توئی
سرِّ قرآنِ مبیں تو آپؐ ہیں اور صرف آپؐ

اول و آخر بھی ہو تم، ظاہر و باطن بھی ہو
ذات کا عکسِ حسیں تو آپؐ ہیں اور صرف آپؐ

جن وانساں ہوں، ملک ہوں، انبیاء ہوں یا رسل

سیّدِ کل عالمیں تو آپؐ ہیں اور صرف آپؐ

حشر میں سجدہ کرے جو، تا کھلے بابِ کرم
کون ہے پھر، تم نہیں تو آپؐ ہیں اور صرف آپؐ

داخلِ دوزخ ہوا جو آپؐ کا منکر ہوا
قاسمِ خلدِ بریں تو آپؐ ہیں اور صرف آپؐ

غیر کی جانب میں کیوں دیکھوں میں جاؤں کیوں کہیں
مرکزِ قلب وجبیں تو آپؐ ہیں اور صرف آپؐ

قبر میں بھی، حشر میں بھی، پُل پہ بھی، میزاں پہ بھی
دردمندوں کے معیں تو آپؐ ہیں اور صرف آپؐ

آپؐ کا تھا، آپؐ کا ہے، آپؐ کا ہوگا معین

اس کا ایماں، اس کا دیں تو آپؐ ہیں اور صرف آپؐ

{☆☆☆}

## پڑھ درود اور دیکھ پھر اس کا کرم

تجھ پہ بھی کھولے خدا بابِ کرم
پڑھ درود اور دیکھ پھر اس کا کرم
**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ**
**وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ**

تو خدا کے حکم کی تعمیل کر

پڑھ درود اور دیکھ پھر اس کا کرم
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ
وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

ہونا چاہو گر شریکِ وِردِ حق
پڑھ درود اور دیکھ پھر اس کا کرم
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ
وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

تیرے کھوٹے بھی کھرے ہو جائیں گے
پڑھ درود اور دیکھ پھر اس کا کرم
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ
وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

تا ہو تو محبوبِ ربّ العالمین

پڑھ درود اور دیکھ پھر اس کا کرم
**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ**
**وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ**

دل میں آقاؐ کی محبت کو بسا
پڑھ درود اور دیکھ پھر اس کا کرم
**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ**
**وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ**

پڑھ محبت سے کہ آقاؐ خود سنیں
پڑھ درود اور دیکھ پھر اس کا کرم
**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ**
**وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ**
تا ترے درجات ہو جائیں بلند
پڑھ درود اور دیکھ پھر اس کا کرم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ
وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

غم ترے دونوں جہاں کے دور ہوں
پڑھ درود اور دیکھ پھر اس کا کرم
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ
وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

تُو اگر طالب ہے عفو و خیر کا
پڑھ درود اور دیکھ پھر اس کا کرم
لّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ
وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

تا ملے حُبِّ حبیبِ حقؐ تجھے
پڑھ درود اور دیکھ پھر اس کا کرم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ

وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

فقر میں صدقہ نہ گر تُو کر سکے

پڑھ درود اور دیکھ پھر اس کا کرم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ

وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

تجھ پہ بھی بابِ کرم کھل جائے گا

پڑھ درود اور دیکھ پھر اس کا کرم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ

وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

تا رسولِ پاک؟ تجھ سے خوش رہیں

پڑھ درود اور دیکھ پھر اس کا کرم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ

وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

تا ہو آخر وقت دیدارِ رسول?
پڑھ درود اور دیکھ پھر اس کا کرم
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ
وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ
تا تجھے کوثر کا پانی ہو نصیب
پڑھ درود اور دیکھ پھر اس کا کرم
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ
وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

عرش کے سائے جگہ تو پائے گا
پڑھ درود اور دیکھ پھر اس کا کرم
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ
وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

تا قریبِ مصطفیٰ ؐ ہر دم رہے
پڑھ درود اور دیکھ پھر اس کا کرم
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ
وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

حق کی ہر نعمت ملے تجھ کو معین
پڑھ درود اور دیکھ پھر اس کا کرم
لِلّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ
وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

{☆☆☆}